http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۱۱ تا ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ مطابق یکم تا ۶ جنوری ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۳۲

قادیانیوں کی شرانگیز سرگرمیاں .... حکومت پاکستان کی بے حسی!

آیا ہے مومنو! پھر رمضان کا مہینہ

مرزا قادیانی کے دجل و فریب کا نمونہ

ربوہ نہیں اب چیک ڈھکیاں کہو!

فریضۂ تحفظ ختم نبوت

وسطی ایشیا کے مسلمان

ہمارے مذہبی و اخلاقی تقاضے

قیمت: ۵ روپے

تراویح کے امام کی شرائط کیا ہیں؟

س..... تراویح پڑھانے کے لئے کس قسم کا حافظ ہونا چاہئے؟

ج..... تراویح کی امامت کے لئے وہی شرائط ہیں جو عام نمازوں کی امامت کے لئے ہیں۔ اس لئے حافظ کا تبع سنت ہونا ضروری ہے' داڑھی منڈانے یا کترانے والے کو تراویح میں امام نہ بنایا جائے' اسی طرح معاوضہ لے کر تراویح پڑھانے والے کے پیچھے تراویح جائز نہیں اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

س..... گزشتہ رمضان میں کانچ سے میرا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا۔ زخم گہرا تھا لہٰذا ڈاکٹر نے ٹانکے لگانے کے لئے مجھے ایک انجکشن بھی لگایا اور کوئی چیز بھی سنگھائی' پانی پینے کے لئے ڈاکٹر نے اصرار کیا مگر میں نے روزہ کی وجہ سے پانی نہیں پیا' وہاں سے فراغت کے بعد میں ایک مولوی صاحب کے پاس گیا جن سے ذکر کیا کہ مجھے انجکشن دیا گیا اور پھر ٹانکے لگائے گئے۔ تو انہوں نے کہا کہ تمہارا روزہ ٹوٹ گیا ہے' خود ہی میرے لئے دودھ اور ڈبل روٹی لائے اور کہا کہ کھاؤ اور میں نے کھا لیا' تو کیا اب اس روزہ کے بدلہ ایک روزہ کی قضا ہوگی؟ اور میرا یہ عمل ٹھیک ہوا یا نہیں؟

ج..... انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آپ نے چونکہ مولوی صاحب کے "فتوے" پر عمل کیا ہے اس لئے آپ کے ذمہ صرف قضا ہے کفارہ نہیں۔

س..... اگر کسی نے روزہ کی حالت میں کوئی چیز چکھ لی تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج..... زبان سے کسی چیز کا ذائقہ چکھ کر تھوک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹا' مگر بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

منہ سے نکلا ہوا خون مگر تھوک سے کم نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا:

س..... ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں میرے منہ سے خون نکل آیا اور میں اسے نگل گیا' مجھے کسی نے کہا کہ تمہارا روزہ نہیں رہا کیا واقعی میرا روزہ نہیں رہا؟

ج..... اگر خون منہ سے نکل رہا تھا' اس کو تھوک کے ساتھ نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر خون کی مقدار تھوک سے کم ہو اور حلق میں خون کا ذائقہ محسوس نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

ناک اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

س..... آنکھ' ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ پر کیا اثر پڑتا ہے' زخم پر دوائی لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ خواہ دوائی خشک ہو یا مرہم کی طرح ہو؟

ج..... آنکھ میں دوائی ڈالنے یا زخم پر مرہم لگانے یا دوائی لگانے سے روزہ میں کوئی فرق نہیں آتا' لیکن ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے' اور اگر زخم پیٹ میں ہو یا سر پر ہو اور اس پر دوائی لگانے سے دماغ یا پیٹ کے اندر دوائی سرایت کر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مجبوری کے ایام میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں:

س..... رمضان میں عورت جتنے دن مجبوری میں ہو اس حالت میں روزے رکھنے چاہئیں یا نہیں اگر نہ رکھیں تو کیا بعد میں ادا کرنے چاہئیں یا نہیں؟

ج..... مجبوری (حیض و نفاس) کے دنوں میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں بعد میں قضا رکھنا فرض ہے۔

دوائی کھا کر ایام روکنے والی عورت کا روزہ رکھنا:

س..... رمضان شریف میں بعض خواتین دوائیں وغیرہ کھا کر اپنے ایام کو روک لیتی ہیں' اس طرح رمضان شریف کے پورے روزے رکھ لیتی ہیں' اور فخریہ بتاتی ہیں کہ ہم نے تو رمضان کے پورے روزے رکھے' کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

ج..... یہ تو واضح ہے کہ جب تک ایام شروع نہیں ہوں گے عورت پاک ہی شمار ہوگی' اور اس کو رمضان کے روزے رکھنا صحیح ہوگا رہا یہ کہ روکنا صحیح ہے یا نہیں؟ تو شرعاً روکنے پر کوئی پابندی نہیں' مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ فعل عورت کی صحت کے لئے مضر ہو تو جائز نہیں۔

غیر رمضان میں روزوں کی قضا ہے تراویح کی نہیں:

س..... ماہ رمضان میں مجبوری کے تحت جو روزے رہ جاتے ہیں تو کیا ان کو قضا کرتے وقت نماز تراویح بھی پڑھی جاتی ہے کہ نہیں؟

ج..... تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے' قضائے رمضان کے روزوں میں تراویح نہیں ہوتی۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۱۱ تا ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ مطابق یکم تا ۶ جنوری ۹۹ | شمارہ ۳

بیاد :

☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ

☆مفتی احسان احمد شجاع آبادی ؒ

☆مولانا محمد علی جالندھری ؒ ☆مولانا لال حسین اختر ؒ

☆مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ

☆مولانا محمد حیات ؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمٰن ؒ

☆مولانا محمد شریف جالندھری ؒ

سرپرست : حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ : مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر : مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

- (اداریہ) 4
- مرزا قادیانی کے دجل و فریب کا نمونہ (مولانا عبداللطیف مسعود) 6
- ربوہ نہیں ...... اب چک ڈھگیاں کہو! (پروفیسر ایم اے تاجی) 10
- فریضہ تحفظ ختم نبوت .... (مولانا محمد سفیان بلند) 12
- وسطی ایشیا کے مسلمان ...... ہمارے مذہبی و اخلاقی تقاضے (جناب ذیشان) 14
- شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی ؒ (جناب رحمت نادر خان چترالی) 15
- زکوٰۃ کا خود تشخیصی فارم .... (مولانا محمد اشرف قریشی) 19
- آہ! حافظ احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ .... (مولانا محمد علی صدیقی) 20
- آیا ہے مومنو! پھر رمضان کا مہینہ .... (جناب عبدالحلیم اختر) 21
- وزیر اعظم پاکستان گستاخ رسول بینظیر کے خلاف بے بس کیوں ہیں؟ (ملک وسیم) 22
- اخبار ختم نبوت 23

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا

قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائٹل ڈیزائن: خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا : ۹۰ امریکی ڈالر یورپ افریقہ : ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک : ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ : ۵ روپے
سالانہ : ۲۵۰ روپے ششماہی : ۱۳۰ روپے سہ ماہی : ۷۰ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۔ ۳۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی فون : ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس : ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان فون : ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس : ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN LONDON. SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر : عزیز الرحمٰن جالندھری طابع : سید شاہد حسن مطبع : القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت : جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کی شر انگیز سر گرمیاں............... حکومت پاکستان کی بے حسی!

کیا قادیانی قانون سے بالاتر ہیں؟

مملکت خداداد پاکستان کا حصول مسلمانان برصغیر کی بے شمار قربانیوں کے بعد ممکن ہوا اور اس کی بنیاد میں مسلمانوں کے نونہال بچوں سے لے کر بوڑھوں تک کا خون صرف ہوا اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کا حصول ''لا الہ الا اللہ'' کے نظریے کے تحت معرض وجود میں آیا' اسی نظریے کے تحت مسلمانان برصغیر نے اپنے بچوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے شہید ہوتا دیکھا۔ ماؤں نے اپنے جگر گوشوں کو قربان کیا' بہنوں نے اپنے جواں سال بھائیوں کی قربانی دی اور دلہنوں نے اپنے سہاگ لٹا دیئے صرف اور صرف اس لئے کہ تو آزاد پاکستان میں وہ اپنے دین اسلام کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں گے۔ ان کا ایمان' عزت و آبرو محفوظ ہو گی اور وہ اپنے دینی تقاضوں کے مطابق زندگی گزار کر دارین کی فوز و فلاح کو سمیٹ سکیں گے' آج قیام پاکستان کو پچاس سال سے زائد عرصہ بیت چکا لیکن اس کے باوجود حکمرانوں اور ارباب اقتیار کے کھوکھلے دعوؤں کے سوا قوم کو کچھ نہ دیا گیا' نظریہ پاکستان کے ساتھ غداری کی گئی اور ہمیشہ زمام اقتدار ان لوگوں کے ہاتھوں میں دی گئی جو نظریے پاکستان کے سراسر مخالف تھے اور ہیں۔ آج بھی قادیانی جو دین اسلام کے متوازی دین کے پیروکار ہیں' رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے متوازی انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی کو نبی او رسول کا درجہ دیتے ہیں جو شعائر اسلام کا کھلا مذاق اڑاتے ہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے متوازی مرزا غلام احمد قادیانی کی جنم بھومی کا احترام کرتے ہیں' جو تمام امت مسلمہ کو کافر اور رنڈیوں کی اولاد سمجھتے ہیں' آج بھی پاکستان کے اعلیٰ عہدوں پر قابض ہیں جس کی وجہ سے ملک میں چوری' ڈکیتی رہزنی اور افراتفری پھیلانے کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں جن میں چند تازہ واقعات ملاحظہ فرمائیں:

''باوثوق ذرائع کے مطابق شاہ کوٹ (شیخوپورہ) کے قریب کوٹلہ کاہواں اسٹاپ پر کافی ملز موجود ہیں جن میں سے تین سورج انڈسٹری کی ملیں ہیں جن کی انتظامیہ میں جنرل منیجر (تنویر احمد خان) گریڈ منیجر (وودو احمد خان) اور ڈرائیور مبارک احمد خان تینوں کٹر قسم کے قادیانی ہیں۔ غریب و نادار مسلمانوں کو مرتد بنانے اور مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے میں شب و روز مصروف ہیں۔ یہ قادیانی قریبی گاؤں ''بھوزو'' جہاں اکثر قادیانی رہتے ہیں وہاں جا کر نماز پڑھتے ہیں اور آئین پاکستان کے ساتھ کھلے مذاق کا ارتکاب کرتے ہیں۔''

ان مذکورہ قادیانیوں کی ڈاک میں قادیانی لٹریچر اور قادیانی اخبار وغیرہ آتے ہیں۔ ان قادیانی غنڈوں نے غریب مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے عجیب طریقہ اختیار کیا ہوا ہے کہ غریب ورکرز کو ملز سے نکال دیتے ہیں' ڈرائیور مبارک احمد خان ان غریب مسلمانوں سے مل کر کہتا ہے کہ تم قادیانی ہو جاؤ میں تمہیں بحال کرا دیتا ہوں اور اگلے دن غریب مسلمان مرتد ہو کر مل میں ڈیوٹی کر رہا ہوتا ہے۔ ہماری اطلاع کے مطابق یہ سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے اور مذکورہ بالا قادیانی اپنی مذموم سرگرمیوں سے باز نہیں آ رہے ہیں۔

قادیانیوں کی شر انگیز سرگرمیوں کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

''خرم آباد لانڈھی (کراچی) میں , نو آباد علاقہ ہے وہاں قادیانی ایک رہائشی مکان میں نماز جمعہ کے بہانے قادیانیت کی کفریہ تبلیغ کر کے اہل علاقہ میں اشتعال پھیلا کر حالات کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں علاقہ کی انتظامیہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (کراچی) نے مطلع کیا تو وہ قادیانیوں کی بے جا حمایت کر کے سستی اور لاپروائی سے کام لے رہی ہے اور حالات کو مزید خراب کرنا چاہتی ہے۔''

اسی طرح گزشتہ ماہ سفائر ٹیکسٹائل ملز نمبر ۱ سائٹ ایریا کوٹری (سندھ) میں ظفر احمد ولد ناصر قادیانی نیز مبارک قادیانی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کو پھاڑ کر نذر آتش کیا۔ اس رسالہ میں قرآن مجید کی ۱۸ آیات' احادیث رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم وسلم' درود شریف' کلمہ طیبہ اور رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تقریباً ''۱۶۰'' مرتبہ لکھا ہوا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (حیدر آباد) سندھ کے ایک وفد نے ڈی ایس پی صاحب کو واقعہ سے مطلع کیا اور فوری طور پر ملزمان کو گرفتار کرنے کی درخواست دی لیکن انہوں نے واقعہ کا سنجیدگی سے نوٹس نہ لیا۔ مل انتظامیہ کے فورمین مرزا سلیم بیگ اور تین افراد منور احمد' اکبر علی اور کامران نے حلفیہ بیان دیا کہ ان دو افراد نے ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کو جلایا ہے۔ مذکورہ مجرمان نے مل انتظامیہ کے سامنے رسالہ نذر آتش کرنے کا اقرار بھی کیا۔ انکوائری مکمل ہو جانے کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ ڈی ایس پی صاحب ایف آئی آر درج کرنے کا فوری طور پر حکم دیتے' مگر اس واقعے کو دبانے کے لئے ٹال مٹول' سستی اور لاپرواہی سے کام لیا جارہا ہے۔ علاقے میں اس واقعے پر انتہائی اشتعال پایا جاتا ہے۔ بعد ازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے ہوم سیکریٹری سندھ سے کراچی میں ملاقات کر کے صورت حال سے آگاہ کیا۔ مجرمان کی فوری گرفتاری کے احکامات جاری کرنے کے باوجود کوٹری انتظامیہ تاحال سستی اور لاپرواہی سے کام لے کر مرزائیت نوازی کا ثبوت دے رہی ہے۔ کیا قادیانی قانون سے بالاتر ہیں؟

مملکت خداداد میں قانون موجود ہے کہ کوئی قادیانی اپنے باطل اور ارتدادی نظریات کی تبلیغ و تشہیر نہیں کر سکتا۔ نہ ہی اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کا استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن قادیانی ہیں کہ اپنی شیطانی حرکتوں سے باز نہیں آتے اور ملک کی پر امن فضا کو شب و روز مسموم کرنے میں اپنا وقت اکارت کر رہے ہیں۔

ہم حکومت پاکستان سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو آئین و قانون کا پابند بنائے' اگر سورج انڈسٹریز کے قادیانی افسران کی مذموم سرگرمیوں اور سفائر ٹیکسٹائل ملز سے فرار ہونے والے قادیانیوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دینے میں سستی اور لاپرواہی سے کام لیا گیا تو نہ صرف سورج انڈسٹریز' شاہ کوٹ (شیخوپورہ) اور خرم آباد لانڈھی کراچی میں حالات کی خرابی کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی بلکہ اگر قادیانیوں کی شر انگیز سرگرمیوں کا فوری طور پر نوٹس نہ لیا گیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنا آئینی اور قانونی حق استعمال کر کے قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کا از خود نوٹس لے گی اور حالات کی خرابی کی تمام تر ذمہ داری حکومت پاکستان پر عائد ہوگی۔

مولانا عبداللطیف مسعود' ڈسکہ

مرزا قادیانی کے دجل وفریب کا نمونہ

مرزا قادیانی بارہ سال تک حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ پر قائم رہا کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دوبارہ نازل ہوں گے لیکن بالآخر شیطان کی پیروی میں اس نے قرآن وسنت اور اجماع امت سے انحراف کرتے ہوئے وفات مسیح علیہ السلام کو ثابت کرنے کے لئے اپنے شب وروز اکارت کئے 'ایک بزرگ مؤلف "مرزا قادیانی" کے فراڈ کا نمونہ پیش کرتے ہیں (مدیر)

مرزا غلام احمد قادیانی نے بتدریج ایک خاص مقصد کے تحت (تخریب ملت) مرحلہ وار مختلف نظریات اور دعوؤں کا اظہار کیا۔ چنانچہ مرزا کی سب سے پہلی کتاب براہین احمدیہ ہے جس میں اس نے بقول خود اسلام کی حقانیت کے تین صد مضبوط دلائل وبراہین بیان کرنے تھے' مگر وہ بھی ادھوری ہی رہی۔ اس کتاب میں مرزا قادیانی نے حیات مسیح علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید سے استدلال کرتے ہوئے اپنے خیالات اور نظریہ کا اظہار کیا جو کہ شروع سے تمام اہل اسلام کا تھا۔ لیکن بعد میں وہ نہایت عیاری سے منحرف ہونے لگا' پھر اس کے بالکل برعکس یعنی وفات مسیح کا نظریہ ظاہر کرنے لگا اور اس تحریر کو ایک رسمی عقیدہ کا عنوان دے کر اس سے گلو خلاصی کرانے لگا لیکن اس تحریر کے مصداق اور مفہوم سے جان چھڑانے کا اس کے پاس کوئی معقول عذر اور راستہ نہیں ہے کیونکہ اس کتاب کی تصنیف کے وقت بقول خود مرزا کی کیفیت اور پوزیشن ایک ملہم کی تھی' جس کی ہر بات بالکل من جانب اللہ قطعی ہوتی ہے۔ اب ذیل میں پہلے اس کتاب براہین کے مندرجات ملاحظہ فرمائیے' مرزا لکھتا ہے کہ:

"ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ اور دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔" (ص ۴۹۸، ۴۹۹)

اسی طرح دوسری جگہ لکھا کہ:

عسیٰ ان یرحم علیکم (اصل میں یرحمکم ہے) وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا اللہ مجرمین کے لئے شدت' عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لاوے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا میں اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے۔ (ص ۵۰۵)

ملاحظہ فرمائیں! کتنی صفائی اور وضاحت سے صحیح عقیدہ نزول مسیح کا اظہار کیا جا رہا ہے اور وہ بھی قرآن مجید کی نصوص صریحہ سے' کسی تاویل یا اشارہ سے نہیں مرزا نے یہ کتاب ۱۸۸۴ء میں مکمل کی۔ اب اس کے بعد کتنی مدت تک' وہ اسی عقیدہ پر قائم رہا۔ ساعت فرمائیے لکھتا ہے کہ:

"پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔' (اعجاز احمدی ص ۷ مندرج روحانی خزائن ص ۹' آئینہ کمالات ص ۵۵۰ پر ۱۰ سال مدت لکھی ہے' خزائن ص ۱۹۲/ج ۷)

اس کی مزید تائید:

(۱)....."میں نے براہین احمدیہ میں یہ بھی اعتقاد ظاہر کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر واپس آویں گے۔" ایام الصلح ص ۴۱ مندرج روحانی خزائن ص ۲۷۲/ج ۱۴)

(۲)....."ترجمہ عربی عبارت" بلکہ میرا یہ خیال تھا کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے والے ہیں' جیسا کہ تمام مسلمانوں کے ذہن و قلوب میں' اعتقاد راسخ ہے لیکن میں اپنے دل میں تعجب کرتے ہوئے یہ بھی کہتا تھا کہ خدا نے مجھے اپنے متواتر الہام میں عیسیٰ بن مریم کیوں کہا

ہے ؟۔"(یہ محض شر وسوسہ تھا) حمامۃ البشریٰ ص ۱۴ خزائن ص ۱۹۲/ج ۷)

(۳)...... "اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔"(حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹ خزائن ص ۱۵۳/ج ۲۲) چنانچہ اس نے یہی بات ازالہ اوہام ص ۸۱ پر بھی لکھی ہے نیز تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۲۶ ٬۱۲۷ خزائن ص ۶۰۲/ج ۲۲)

نیز مرزا نے یہ عقیدہ قرآنی آیات کے تحت ہی لکھا تھا دیکھئے براہین کے مذکورہ بالا حوالہ جات ظاہر ہے کہ مرزا نے یہ اعتقاد آیات قرآنی سے استدلال کرتے ہوئے تفسیر بالرائے کا ارتکاب نہ کیا ہوگا بلکہ سلف صالحین کی تفسیر اور اعتقاد کے تحت ہی لکھا ہوگا کیونکہ بقول مرزا قرآن کا صحیح مفہوم ہر زمانہ میں موجود رہا ہے۔" (دیکھئے شہادۃ القرآن ص ۵ ٬۳ ٬۴ طبع لاہور)

"ادھر تفسیر بالرائے بھی بقول مرزا الحاد ہے (ازالہ) ازروئے حدیث...... کا کام ہے اور کہا جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرتا وہ شیطان کا بھائی ہے۔"(انجام آتھم ص ۱۴۴)

مرزا نے دوسری جگہ یہ لکھا ہے کہ :

میں نے احادیث نبویہ کے تحت حیات مسیح کا عقیدہ لکھا تھا (ازالہ ادھام) نیز اس عقیدہ کو ازروئے احادیث صحیحہ کثیرہ متواترہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ قرار دیا تھا۔ (ازالہ ص ۵۵۷ شہادۃ القرآن ص ۴ تا ۹)

نیز لکھا ہے کہ :

انجیل متی ۲۴ : ۳۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح آسمان سے نازل ہوں گے پس اس طرح قرآن وحدیث اور بائبل سے تو حیات مسیح ہی ثابت ہوئی اسی طرح بقول مرزا یہ تمام امت کا ابتدأ سے انتہا تک یہی پختہ اور متواتر اجماعی عقیدہ ہے۔(ازالہ ص ۵۵۷)

تبصرہ نتیجہ اس سے ثابت ہوا کہ حیات و نزول مسیح کا عقیدہ قرآن و حدیث اور بائبل سے ثابت ہے تو پھر وفات مسیح کا عقیدہ مرزا کے اپنے الہام سے ثابت شدہ خیال ہے۔ قرآن و حدیث سے اس کا کوئی واسطہ نہ ہوگا۔ (مسیح ہندوستان میں ۳۶ روحانی خزائن ص ۳۸ /ج ۱۰)

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ :

مرزا قادیانی سر ۱۲ سال تک اسی اسلامی عقیدہ پر قائم رہا تھا مگر سابقہ حمامۃ البشریٰ ص ۱۴ کے حوالہ سے ایک مرزا کی اور اصل بات بھی معلوم ہوئی کہ یہ سب چکر بازی تھی مرزا اس وقت سے ہی مسیح اور نبی بننے کی دھن میں تھا جیسا کہ اس نے یہاں عیارانہ طور پر اظہار کیا ہے مگر براہین ص ۵۳/ج ۵ کے حاشیہ پر کھل کر اظہار کر دیا ہے کہ :

میرے دعویٰ کی مشکلات سے وحی الہام مسیح اور رسالت کا دعویٰ تھا یہ فریبی اور مکار صرف حیلہ بہانہ تلاش کر رہا تھا نیز اشارہ کنایۃ کرتے ہوئے امت مسلمہ کے نفسیات کو بھانپ رہا تھا کہ دیکھئے کیسے اور کہاں تک میرا یہ دعویٰ برداشت ہوتا ہے۔ ورنہ اس وقت بھی اندر سے مرزا وہی ہو چکا تھا "کان من الکافرین" مگر بعد میں کھل کر سامنے آ گیا۔ اور وہ بھی قسط وار۔

(۴) نیز مرزا کے سابقہ حساب سے مرزا ۱۸۸۶ء تک اس اعتقاد پر قائم رہا مگر یہ اس کے مراق اور مخبوط الحواسی کا نتیجہ ہے کہ اس نے ۱۸۸۴ء کے صرف سات سال بعد یعنی ۱۸۹۱ء میں اعلان مسیحیت کر دیا گویا کہ دراصل یہ مدت محض حیلہ بہانے تلاش کرنے اور اپنی وحی و الہام کا اعتماد حاصل کرنے میں لگا دی۔ چنانچہ انہی حیلوں بہانوں کی تفصیل اس نے کتاب کشتی نوح وغیرہ میں بیان کی ہے کہ پہلے مجھے مریم بنایا گیا پھر مجھے عیسیٰ ہونے کا حمل ہوا جو کہ گائے بھینس کی طرح ۱۰ ماہ رہا اس کے بعد عیسیٰ ہونے کا بچہ نکل آیا گویا میں ، سے میں ہی پیدا ہو گیا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین والمفترین اسی طرح اس نے یہ مسیح بننے کا ٹیکنیکل فارمولہ براہین پنجم وغیرہ میں بھی ذکر کیا ہے حالانکہ اس نے صاف لکھا ہے : کہ خدا کی قسم مجھے پتہ تھا کہ مجھے مسیح ابن مریم بنایا گیا ہے مگر کوئی بہانہ تلاش ہونے میں چھپا رہا تھا۔ (آئینہ کمالات ۱۵۶)

ایک ضروری بات یہ ہے کہ :

جو شخص مسیح علیہ السلام کا رفع آسمانی تسلیم کرتا ہے اسے لازماً ان کا نازل ہونا بھی تسلیم کرنا ہوگا نیز اسے آپ کی حیات بھی ماننا پڑے گی۔ کیونکہ یہ تینوں باتیں (رفع ' نزول اور حیات) آپس میں متلازم ہیں لہذا ایک کے ثبوت سے خود بخود دوسری بات کا ثبوت ہو جائے گا۔ چنانچہ ہمارا مخالف مرزا قادیانی بھی اس حقیقت اور اصول کو تسلیم کرتا ہے لکھتا ہے کہ "کیا ان کو معلوم

نہیں کہ نزول صعود یعنی رفع کی فرع ہے۔"
(حمامۃ البشریٰ ص ۳۲ خزائن ص ۲۱۹ / ج ۷)

ایسے ہی اس نے ازالہ اوہام ص ۲۶۹ میں بھی لکھا ہے و ضمیمہ براہین ص ۲۰۰ ج ۵ خزائن ص ۲۷۷ ج ۲۱ اور ایک جگہ لکھتا ہے کہ :

"حضرت مسیح علیہ السلام کا قبر نبی ﷺ میں دفن ہونا اس امر کی فرع ہے کہ وہ پہلے آسمان سے نازل ہوں گے۔"(ازالہ ص ۷۷۲ طبع لاہور)

"اس ضابطہ سے اگر مرزا نزول مسیح کا عقیدہ رکھتا تھا تو لازماً سے ان کا رفع اور حیات بھی تسلیم کرنے ہوں گے' ایسے ہی جب اس نے یہ کہہ دیا کہ "سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔"(براہین ص ۳۶۱) تو لازماً سے ان کا زندہ ہونا دوبارہ نازل ہونا بھی تسلیم کرنا پڑے گا' کیونکہ یہ سب امور باہم متلازم ہیں۔

ایک اور انحراف مرزا: مندرجہ بالا اقرار و اعتراف کے بعد مرزا قادیانی نے اگلی منزل کی طرف پیش رفت کرتے ہوئے سابقہ اعتراف سے جان چھڑانے کے لئے کئی عذر اور بہانے تراشے ہیں مثلاً :

کبھی کہا کہ میں نے براہین میں تحقیق نہیں بلکہ ایک رسمی اور مروج عقیدہ لکھ دیا تھا۔ میں دوسرے مسلمانوں کے پیچھے لگ کر یہ بات کہہ بیٹھا' کبھی کہتا کہ میں نے سرسری اور بے الہام طور پر لکھ دیا تھا' مجھے بعد الہاماً اصل حقیقت بتلائی گئی۔(ضمیمہ براہین ص ۱۹۹ ج ۵ خزائن ص ۲۷۷ ج ۳) کبھی کہا کہ اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو' اس اقرار میں کہاں رکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں۔ (ظالم مامور کو وحی نہیں آئی' جس میں ایک دم کا فرمادیتا مع ص ۲۱۲ ج ۲۰)

تنقید و تبصرہ :

مرزا کے یہ تمام عذر محض جھوٹ اور دجل و فریب ہیں کیونکہ بقول اس کے اس نے براہین کو الہام سے لکھا ہے اور وہ اس وقت ملہم تھا سنئے مرزا لکھتا ہے کہ :

"کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح تجدید دین تالیف کیا ہے جس کے ساتھ دس ہزار روپے کا اشتہار ہے۔"(ملاحظہ فرمائیے مرزا کا اپنا شائع کردہ اشتہار ملحق بجناب آئینہ کمالات آخر)

"یہ الہام جب اس خاکسار کو ہوا تو قریب دس یا پندرہ ہندو اور مسلمان لوگوں کے ہوں گے کہ جو قادیان میں اب تک موجود ہیں جن کو اس وقت اس الہام سے خبر دی گئی۔"(براہین احمدیہ ص ۲۲۵ خزائن ص ۶۳۰ ج اول طبع ربوہ)

اشتہار ملحقہ سرمہ چشم آریہ (ص ۳)

اور اس برکت کے بارہ میں ۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں بھی ایک عجیب الہام اردو میں ہوا تھا جس کو اس جگہ لکھنا مناسب ہے۔(براہین ص ۵۲۰ خزائن ص ۵۹۹ ج اول' حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

مرزا لکھتا ہے کہ :

"مجھ کو یاد ہے کہ ابتدأ وقت میں جب میں مامور کیا گیا تو مجھے یہ الہام ہوا کہ جو براہین احمدیہ کے ص ۲۳۸ میں مندرج ہے۔"(آئینہ کمالات ص ۱۰۹)

علاوہ ازیں یہ ایک حقیقت واضح ہے کہ مرزا قادیانی تقریباً اپنی ہر کتاب میں بار بار لکھتا ہے کہ آج سے اتنے برس پیشتر یہ بات براہین میں درج ہے۔ یہ الہام براہین کے فلاں صفحہ پر درج ہے۔ ایسے ہی وہ سینکڑوں حوالہ جات اس طریق پر پیش کرتا ہے گویا یہ براہین متن الٰہی ہے۔ لہٰذا اب یہ اس کے مندرجات سے کس طرح انحراف اور فرار کر سکتا ہے۔ یہ بڑی بے ہودہ حرکت ہے اصل بات وہی ہے جو بندہ پہلے عرض کر چکا ہے کہ یہ ذات شریف ابتدا ہی سے اپنے سامنے ایک ہدف اور منزل رکھتی تھی جیسا کہ خود براہین پنجم ص ۵۳ پر لکھ چکا ہے اب یہ تمام عذر بد اور حیلے شیطانی ہیں۔ جو مرزائیت کی بنیاد اور اوڑھنا بچھونا ہے۔ اس کی ہر کتاب و رسالہ انہی چیزوں سے لبریز ہے۔ فاجتنبوہ

مزید سنئے کہ مرزا نے خود براہین کی نہایت تعریف اور توثیق کی ہے مثلاً لکھتا ہے کہ :

اول اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ یہ کتاب مہمات دینیہ کے تحریر کرنے میں ناقص البیان نہیں' بلکہ وہ تمام صداقتیں کہ جن پر اصول علم دین کے مشتمل ہیں اور وہ تمام حقائق عالیہ کہ جن کی ہیئت اجتماعی کا نام اسلام ہے وہ

سب اس میں مکتوب اور مرقوم ہیں اور یہ ایسا فائدہ ہے کہ جس سے پڑھنے والوں کو ضروریات دین پر احاطہ ہو جائے گا اور کسی مغوی (گمراہ کرنے والے) یا بہکانے والے کے پیچ میں نہیں آئیں گے بلکہ دوسروں کو وعظ اور نصیحت اور ہدایت کرنے کے لئے ایک کامل استاذ اور ایک عیار رہبر بن جائیں گے براہین احمدیہ ص ۷ ۱۳ تو اس وعظ و نصیحت میں حیات مسیح کا عقیدہ بھی شامل کیوں؟

مرزا قادیانی اسی کتاب براہین میں لکھتا ہے کہ :

"جناب خاتم الانبیاء ﷺ کو خواب میں دیکھا دور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی آنحضرت ﷺ نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے' جس نام کی تعبیر اب اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کرکے دس ہزار روپے کا اشتہار دیا گیا ہے۔" (براہین احمدیہ ص ۲۴۸ خزائن ص ۲۷۴) تو پھر اس کا بیان کردہ حیات مسیح بھی غیر متزلزل ہوگا۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے اس کتاب کا استناد نہایت واضح ہو جاتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں اس کے تمام مندرجات بالکل صحیح اور خدا کے پسندیدہ ثابت ہو جاتے ہیں لہذا اس کا اتنا استناد فراہم کرنے والے شخص کو اس کے کسی بھی بیان کردہ اعتقاد و نظریہ سے منحرف ہونے کا حق نہیں پہنچتا کیونکہ اس کی ضابطہ ۳ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ :

"ملہم و نبی کی اجتہادی غلطی بھی وحی کے ماتحت ہوتی ہے اور وہ اس کی غلطی نہیں بلکہ وحی کی غلطی (معاذاللہ گویا خدا کی غلطی ہوگی) ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اجتہادی غلطی بھی وحی کی روشنی سے دور نہیں تھی' سو ہم اس اجتہادی غلطی کو بھی وحی سے علیحدہ نہیں سمجھتے ......" (آئینہ کمالات ص ۱۴۰)

پھر لکھا کہ :

"چونکہ ہر ایک بات جو اس کے منہ سے نکلتی ہے وحی ہے اس لئے جب اس کے اجتہاد میں غلطی ہوگئی تو وحی کی غلطی کہلائے گی نہ اجتہاد کی غلطی۔" (آئینہ ص ۲۹۱)

مرزا قادیانی ذاتی اعتبار و استناد

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ ملہم کی ہر بات صحیح ہوتی ہے۔ سنئے ملہم کی ہر بات صحیح اور سچ ہوتی ہے خود الہام سے ہو یا بغیر الہام کے اور بہت سی باتیں اس کے دل میں پڑ جاتی ہیں اور وہ صحیح ہوتی ہیں' علی ھذا القیاس شیطان اس پر تصرف کرنے سے محروم ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہیں رہتا اور بباعث نہایت درجہ فنافی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ نفسانی ہستی اس کی جل جاتی ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶ خزائن ص ۱۸ ج ۲۲)

"یعنی خدا کے دوست (ملہم وغیرہ) ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن سے خدا کی محبت ہوتی ہے اور وہ خدا سے محبت رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں مقامات لغزش سے محفوظ رکھتے ہیں۔"

فائدہ: جب احکام شرعیہ میں ملہم غلطی نہیں کر سکتا تو تو نے کیوں براہین میں یہ غلطی کی تھی؟ جبکہ تیری زبان اور قلم سہو (غلطی) سے منزہ ہے تو پھر بتقاضائے امور ثلاثہ براہین کے مندرجات بالکل صحیح اور درست مرضیٔ خداوند کے مطابق ہونے چاہیے ورنہ تیرے یہ بیانات ثلاثہ محض ہرزہ سرائی اور دجل و فریب ثابت ہوں گے۔

ناظرین کرام! مندرجہ بالا اقتباسات سے واضح ہو گیا کہ مرزا قادیانی براہین کے وقت ملہم و مامور تھے اور ملہم کی صفات بھی آپ نے اسی کے قلم سے مفصل معلوم کرلیں کہ ملہم کا عقیدہ بالکل صاف اور سچا ہوتا ہے وہ خطا بھی نہیں کرتا' وہ خدا کے بلائے بغیر بولتا ہے نہیں نیز کتاب براہین تو رجسٹرڈ بھی ہو چکی ہے لہذا اس کے تمام مندرجات بالکل صحیح درست اور قابل التسلیم ہونے چاہئے ورنہ مرزا کا تمام کاروبار ہی محض غلط اور دجل و فریب ٹھہرتا ہے۔ الحاصل اب آنجناب (مرزا صاحب) کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہ جاتا کہ میں نے براہین میں غلطی سے یہ عقیدہ لکھ دیا تھا صحیح تعلیم مجھے بعد میں معلوم ہوئی گئی تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا خود لکھتا ہے :

باقی آئندہ

پروفیسر ایم اے تاج

ربوہ نہیں اب چک ڈھکیاں کہو!

پنجاب اسمبلی کا ایک قابل صد تحسین اقدام

پنجاب اسمبلی سیکریٹریٹ نے بورڈ آف ریونیو کو ہدایت کی ہے کہ وہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے چک ڈھکیاں رکھے یا کوئی اور نام منتخب کرلے۔ (اخباری خبر)

قادیانی کذاب جس طرح مقدس الفاظ کو توڑ مروڑ کر اپنے مقصد کے لئے استعمال کرتے ہیں اس کی مثال دنیا میں شاید ہی کسی دوسری تحریر میں ملے۔ احادیث نبوی ﷺ میں دو زرد چادروں کا ذکر آیا تو غلام احمد قادیانی نے اس سے مراد وہ دو بیماریاں لیں جن میں وہ مبتلا تھا۔ سرکار دو عالم، روح کائنات حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کا نکاح مبارک حضرت زینبؓ سے ہوا جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر ہے تو مرزا مردود نے موقع کی مماثلت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی ایک رشتہ دار محمدی بیگم سے آسمانی نکاح کا ڈھونگ رچایا۔ اسے پے درپے الہامات ہوئے کہ محمدی بیگم کنواری یا بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔ افسوس یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی اور مرزا نامراد حسرت ویاس اس دنیا سے رخصت ہوا۔ ان لوگوں پر سخت تعجب ہوتا ہے جو ایسے جھوٹ و افترا اور فراڈ کے کھلم کھلا انکشافات کے باوجود محض اپنی جہالت، کم علمی اور ذاتی اغراض کے سبب مرزائیوں سے جڑے ہوئے ہیں اور محض اس دنیائے فانی کے پیچھے بھاگنے کے سبب اپنی آخرت خراب کر رہے ہیں۔

مرزا نے بڑی سوچ وبچار کے بعد دعوئی مسیحیت کیا۔ چنانچہ براہین میں لکھا ہے "چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے، اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتدا سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے۔" (براہین احمدیہ ص ۴۹۸)

اس عقیدہ میں یہ قباحت تھی کہ مسلمان تو یقین رکھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ اٹھالیا گیا تھا اور وہ بعد میں تشریف لائیں گے، اس حائل رکاوٹ کو اس طرح ختم کیا گیا کہ اس کے ایک وکیل خواجہ کمال نے ایک کتاب لکھی جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی سے بچالیا گیا تھا اور پھر وہ سفر کرتے ہوئے اور بچتے بچاتے ہوئے کشمیر پہنچے۔ وہیں طبعی زندگی گزاری اور وہیں وفات پاکر کشمیر میں دفن ہوئے بعد میں خواجہ کمال مرتد ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہو گیا۔

سورۃ المومنون کی آیت نمبر ۵۰ کی تشریح کرتے ہوئے شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں "یہ محض کذب وافترا ہے شہر سرینگر میں جو قبر یوز آسف کے نام سے مشہور ہے اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر قرار دینا پرلے درجے کی بے حیائی اور سفاہت ہے۔ ایسی اٹکل پچو قیاس آرائیوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کو باطل ٹھہرانا بجز خبط اور جنون کے کچھ نہیں۔"

چونکہ بہت سی احادیث رسول اللہ ﷺ اس دعوئی مسیحیت سے مطابقت نہیں رکھتیں چنانچہ مرزا نے پینترا بدلا اور اپناد فاع اس طرح کیا:

"کہ چونکہ مختلف احادیث جو حضرت عیسیٰ کے بارے میں ہیں، میری موجودہ حالت پر مطابقت نہیں رکھتیں تو بھی کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ ممکن ہے میری پیشگوئیوں کو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے سے تکمیل کروادے۔" (ازالہ اوہام)

اس طرح اس تحریر کا پاس

کرتے ہوئے مرزا کے وفادار اپنی پیشگوئیوں کی مختلف انداز میں تشریح کرتے رہتے ہیں۔

ان کی سب سے خطرناک سازش "ربوہ" کے سلسلے میں تھی۔ ۱۹۴۸ء میں ایک قطعہ زمین خریدا گیا جو اس وقت "چک ڈھکیاں" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ مرزائیوں نے اس کا نام بدل کر "ربوہ" رکھ دیا۔ کچھ عرصے بعد اس کے مبلغوں نے افریقہ میں جاکر یہ کہنا شروع کردیا کہ دیکھو مکہ اور مدینہ کے بعد ہمارے شہر ربوہ کا نام قرآن مجید میں موجود ہے اور ثبوت میں یہ آیت پیش کرتے تھے:

ترجمہ: "اور ہم نے مریم کے بیٹے اور اس کی ماں کو نشانی بنایا تھا اور انہیں ایک ٹیلہ (ربوہ) پر جگہ دی تھی۔ جہاں ٹھہرنے کا موقع اور پانی جاری تھا۔" (شیخ التفسیر حضرت احمد علی لاہوریؒ)

اب ربوہ کا نام قرآن مجید میں موجود ہے اس کے ساتھ حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے حضرت عیسیٰ کا نام منسلک ہے اور خود مرزا قادیانی مسیح موعود کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔ چنانچہ ساری کڑیاں مل گئیں، یعنی ایک تیر سے دو شکار کئے لفظ ربوہ کے ذریعے مسیح موعود کے دعوے کو صداقت مہیا کرنے کی بھونڈی سازش کی گئی۔ مگر کیا کیا جائے کہ سادہ لوح اور کم تعلیم یافتہ افریقی بہت جلد ان مبلغوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آجاتے تھے، وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ جو قطعہ زمین ۱۹۴۸ء میں خریدا گیا ہو اور جس کا پہلے کوئی اور نام ہو وہاں حضرت مریم اور ان کے بیٹے کیسے قیام کرسکتے تھے؟

گزشتہ بارہ سالوں سے پنجاب اسمبلی میں اور بیرون اسمبلی سرتوڑ کوششیں کی جارہی ہیں کہ کسی طرح ربوہ کا نام تبدیل کروایا جائے تاکہ قادیانی مبلغین کے ہاتھوں سے سازش کا یہ ہتھیار چھین لیا جائے۔ بارہ سال تک مسلسل کوششیں ہوتی رہیں، مگر ہر بار کوئی نہ کوئی مصلحت آڑے آتی گئی۔

موجودہ حکومت کو یہ کریڈیٹ جاتا ہے کہ اس نے موقع کی نزاکت کا ادراک کیا اور پنجاب اسمبلی نے یہ قرارداد اکثریت سے منظور کرلی کہ ربوہ کا نام فی الفور تبدیل کردیا جائے۔ جب پنجاب اسمبلی کے سیکریٹری نے بورڈ آف ریونیو کو لکھا کہ وہ اس سلسلے میں مناسب اقدامات کرے تو بورڈ نے پہلے ہچکچاہٹ ظاہر کی اور جب انہیں تمام واقعات تفصیل سے بتائے گئے اور ان کے سامنے قادیانی سازش کا تانا بانا پیش کیا، جب اراکین بورڈ اصلی سازش سے آگاہ ہوئے تو وہ حیران رہ گئے۔

> ربوہ ایک خطرناک سازش تھی۔ ربوہ کے لئے جو قطعہ زمین خریدا گیا۔ وہ اس وقت "چک ڈھکیاں" کے نام سے جانا جاتا تھا۔

سرکار دو عالم، روح کائنات رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت اور الفت رکھنے والوں اور ان کے عزت و ناموس پر کٹ مرنے والوں کے لئے خوشخبری ہو کہ ربوہ کا نام جلد ہی تبدیل ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے مرزائیوں کے مقدر میں ذلت و خواری لکھی ہے کہ وہ ہر دور میں رسول کریم ﷺ کے بچے پرستاروں کے ہاتھوں ذلیل ہوتے رہیں گے۔ اس وقت پنجاب اسمبلی کے ممبر اور بورڈ آف ریونیو پر بیرون ملک قادیانیوں کے بہت زیادہ دباؤ ہے۔ فیکس پر فیکس بھیجے جارہے ہیں، تار پر تار لکھے جارہے ہیں کہ خدا کے لئے یہ فیصلہ نہ کرو، دھمکیاں دی جارہی ہیں، پاؤں پڑا جارہا ہے، چنانچہ ضرور اس بات کی ہے کہ مسلمانان پاکستان اس موقع پر ان افسران کے ہاتھ مضبوط کریں اور انہیں یقین دلائیں کہ اس فیصلہ کے اجر میں کروڑوں پاکستانی ان کے ساتھ ہیں اور اس فیصلہ میں انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خوشنودی حاصل ہے۔

☆☆☆☆

مولانا محمد سفیان بلند

فریضہ تحفظ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی خاتم الانبیاً من لانبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین ۔ امابعد

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

فرماگئے یہ ہادی لانبی بعدی
فرماگئے یہ رسول الصمد انا محمد وانا احمد
عجب رنگ زمانہ ہے جب اس کی روانی ہے
کہ معمولی کلرکوں نے نبی بننے کی ٹھانی ہے
نبی آتے رہے آخر میں نبیوں کے امام آئے
وہ دنیا میں خدا کا آخری لے کر پیام آئے
قادیانیو اور مرزائیو!
ہر حال میں حق بات کا اظہار کریں گے
منبر نہیں ہوگا تو سردار کریں گے
بگوش ہوش سن لو یہ فیصلہ ہے حق وا کا
قیامت تک ہم نہ چھوڑیں گے دامن کملی والے کا
ارے مسلمانو!
باطل کی نبوت باطل ہے یہ زہر ہے ابن آدم کیلئے
یہ ٹولہ ہے ابلیسوں کا کہ دو سارے عالم کو

آج میں آپ کے سامنے ختم نبوت کے موضوع پر لب کشائی کروں گا موضوع بہت لمبا ہے مگر میں مختصر سے وقت میں بتاتا چلوں گا کہ یہ موضوع کوئی نیا موضوع نہیں بلکہ یہ ۱۴۱۹ھ سال پرانا موضوع ہے' بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ خاتم الانبیاً حضرت محمد مصطفی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا نہ آیا ہے۔ آپؐ کے بعد کئی دجال 'کذاب' مفتری آئے سب نے نبوت کا جھوٹا دعوئی کیا۔ جیسے مسیلمہ کذاب' اسود عنسی' سجاح بنت حارثہ جو کہ عورت تھی۔ ان کے علاوہ دیگر تقریباً ۸۰ کے قریب جھوٹے مدعیان نبوت آئے' اسی طرح ایک جھوٹا' مفتری' کذاب' دجال' فرعون آج سے سو سال قبل آیا جو کہ مسیلمہ کذاب کا چھوٹا بھائی مسیلمہ پنجاب عرف مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے نمودار ہوا۔ آغا شورش کاشمیریؒ کہتے ہیں کہ "جو برطانیہ کا روحانی بیٹا' قادیان جس کی جائے پیدائش' ماسکو جس کا استاذ اور واشنگٹن جس کا بینک ہے۔" مولانا ابوالحسن علی میاں فرماتے ہیں جو کہ ۱۸۴۰ء کی پیداوار ہے (قادیانیت ص ۱۸) ۱۸۸۲ء کا جھوٹا مہدی' ۱۸۹۱ء کا جھوٹا مسیح موعود اور ۱۹۰۱ء کا جھوٹا نبی جو کہ کذاب دجال اور فرعون ہے۔ مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں "جو مردود ازلی ہے جس کو شیطان سے زیادہ لعین سمجھنا جزو ایمان ہے' شیطان نے صرف ایک وقت میں ایک نبی سے مقابلہ کیا' اس خبیث بدباطن نے (بیک وقت) جمیع الانبیاً پر افترآ پردازی کی۔" مولانا ادریس کاندھلویؒ فرماتے ہیں کہ "تیرہ سو برس میں جس قدر بھی جھوٹے مدعیان نبوت' مدعیان مسیحیت و مہدیت گزرے ہیں اور دجال گزرے ہیں' مرزا غلام احمد قادیانی ان سب کے وساوس کا ظل و بروز تھا۔" مولانا محمد علی جالندھریؒ فرماتے ہیں کہ "مرزا کے نام کے ساتھ کذاب شامل کردیا کرو (کہ اس سے بڑا کذاب دنیا نے نہیں دیکھا)۔" مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرماتے ہیں کہ "قرون اخیرہ کا سب سے بڑا فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ظہور ہے۔" مولانا محمد عمر پالنپوریؒ فرماتے ہیں کہ "قادیانیت ایک ناسور ہے جس کو لگ جائے وہ لاعلاج ہو جاتا ہے۔" مولانا الیاس کاندھلویؒ فرماتے ہیں کہ "مرزا غلام احمد قادیانی محروم القسمت شخص تھا' اس کے پیروکار کو اللہ تعالیٰ شانہ ہدایت سے نوازیں کہ یہ کفر و گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں پڑے ہیں۔" مولانا جالندھریؒ ایک جگہ فرمانے لگے کہ "اگر قادیانی چاند پر جاکر بھی اپنی تبلیغ کرنے لگے تو ہم وہاں تک ان کا تعاقب کریں گے۔"

یہ ہمارے دیوبند کے اسلاف' سروں کے تاج' زمانے کے امام' ہمارے قائد و رہنما' ہمارے سردار و آقا جو اس شعر کے مصداق ہیں۔

کیا جب بھی کسی کذاب نے دعوئی نبوت کا
تو جھٹ میدان میں ختم نبوت کے غلام آئے

معزز قارئین کرام! رب العالمین نے اپنے کلام مقدس میں کم و بیش سو جگہ رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بارے میں

فرمایا ہے۔ چند ایک ذکر کرتا ہوں:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین (احزاب)

احادیث میں کم از کم دو سو دس تک احادیث ملتی ہیں' جن میں چند ذکر کی گئیں۔

معزز قارئین کرام! سوچنا یہ ہے کہ اس قادیانی کو نبی کیوں بنایا؟ اس کو انگریز نے بنایا تاکہ یہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالے ان کو ان کے دین حق سے پھیر دے کیونکہ انگریز کو ڈر تھا کہ مسلمان اپنے دین کو کسی کے کہنے پر نہیں چھوڑتے۔ لہذا ایک نبی بھیجا جائے جو ان میں پھوٹ ڈالے اور اس کذاب' دجال' مسیلمہ کذاب کا بھائی مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کو کہا کہ :ان کے بکھرے ہوئے جذبوں کو زنجیر پہنا دے' ان کی بے خوف آنکھوں میں موت کا خوف اتار دے' ان کے دماغوں سے شوق شہادت چھین لے' ان کی اسلامی غیرت کو موت کے گھاٹ اتار دے' ان کے قلوب سے عشق رسول اللہ ﷺ کو نکال کر اپنی جانب کھینچ لے۔

یہ کیوں کیا؟ وجہ یہ تھی کہ یہ انگریز مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے خائف تھا' صلاح الدین ایوبیؒ کی یلغار نہیں بھولا تھا' نورالدین زنگیؒ کی تلوار کی کاٹ یاد تھی۔ طارق بن زیادؒ کے کشتیاں جلانے کا منظر یاد تھا' اس کے کانوں میں محمد بن قاسمؒ کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی صدائیں گونج رہی تھیں' سلطان محمود غزنویؒ کی تکبیر سے کپکپا رہا تھا' سلطان شہاب الدین غوریؒ کی جرأت و

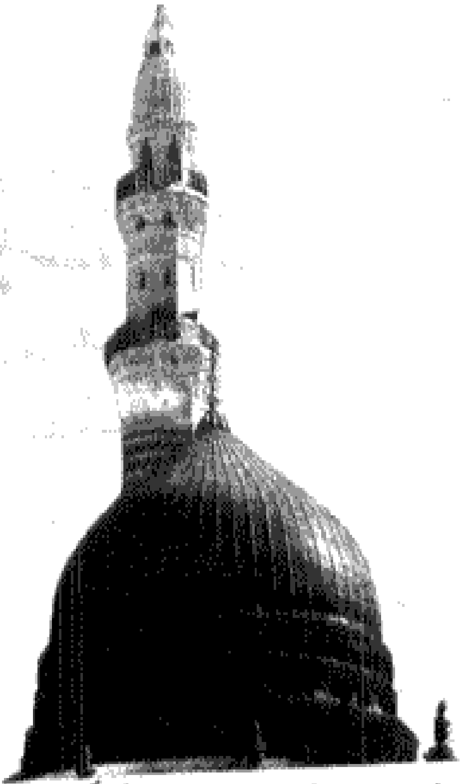

شجاعت سے خائف تھا' احمد شاہ ابدالی کی حکمتوں کے سامنے سرنگوں تھا' تو ایک کرائے کا نبی مرزا قادیانی لیا' جس سے یہ فتویٰ دلوایا کہ۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا ہے مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے لئے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ و جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

سن لو مسلمانو! ختم نبوت دین کی اساس ہے' ختم نبوت دین کی روح ہے' ختم نبوت دین کی آبرو ہے' مسلمانو! جو ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرتا ہے وہ اللہ کی توحید کی حفاظت کرتا ہے' وہ کلام اللہ کی حفاظت کرتا ہے' وہ کلمہ طیبہ کی حفاظت کرتا ہے' وہ ناموس رسالتؐ کی حفاظت کرتا ہے' وہ فرشتہ وحی جبرئیل کے امین ہونے کی حفاظت کرتا ہے' وہ احادیث رسول اللہ (ﷺ) کی حفاظت کرتا ہے وہ صحابہ کرامؓ کی عزتوں کی حفاظت کرتا ہے' وہ اسلامی فکر اعلاء کلمۃ اللہ کا علمبردار ہے' وہ امت محمدیہ کا چوکیدار ہے' وہ وطن عزیز کے غداروں کے لئے مجاہد کبیر ہے' وہ بھولے مسلمانوں کے لئے داعی عظیم ہے' وہ یہود و نصاریٰ کی خطرناک چالوں کو ناکام بنانے والا بیدار مغز سپاہی ہے۔

'مسلمانو! اس دین محمدی کو لے کر گلی گلی' کوچہ کوچہ' قریہ قریہ' بستی بستی' گاؤں گاؤں' شہر شہر' ملک ملک' لے کر جاؤ اور ختم نبوت کی روشنی بکھیر دو۔

قارئین کرام! جب بے ہوش مسلمان ہوش میں آگیا اور قادیانی فتنہ کو جان لیا ہے تو ایک وقت تھا جب وہ قادیانی دوست کو دیکھ کر مسکراتا تھا' اب دیکھ کر دانت پیستا ہے' ایک وقت تھا کہ جب اس کے گلے لگ کر خوشی سے ملتا تھا اب اس کو دیکھ کر چاہتا ہے کہ اس کا گلا دبوچ لے' ایک وقت تھا کہ منہ چومتا تھا اب منہ پر تھوکتا ہے۔

او قادیانیو! اپنے اور قادیانی کے لقب کو برا سمجھنے والو! ہم تمہارا مقابلہ ہر جگہ کریں گے' چاہے قلم سے ہو' تلوار سے ہو' زبان سے ہو' نشان سے ہو' پاکستان میں ہو' ہندوستان میں ہو' تم برطانیہ کے پودے ایمان کے کھوٹے' احمد (ﷺ) کے نام پر دھبہ لگانے والے' سن لو!

قادیانیو! وہ وقت قریب ہے جب تمہیں پوری دنیا میں اللہ کی زمین جگہ نہیں دے گی اور حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا جھنڈا پوری دنیا میں لہرائے گا۔ ○

ذیشان طاہر ' کراچی

وسطی ایشیا کے مسلمان

ہمارے مذہبی اور اخلاقی تقاضے

۲۷/دسمبر ۱۹۷۹ء کو جب سابق سوویت یونین نے اپنے سے کئی گنا چھوٹے ملک افغانستان پر حملہ کیا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ دنیا کے نقشے پر موجود اپنے رقبے کو اور وسیع کر سکے اور گرم پانی تک رسائی حاصل کر سکے جس کے لئے اس کا اگلا ہدف پاکستان تھا۔ لیکن قدرت کو ایک چھوٹے سے ملک کے ذریعہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت کو ٹکڑے ٹکڑے کرانا مقصود تھا تاکہ طاقت کے نشے میں چور' یہ سپر پاور اور اس جیسے اور سپر پاور' یہ جان سکیں کہ ان سے بڑی بھی کوئی سپر طاقت موجود ہے' جس کی مرضی کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا اور پھر جو خدا کو منظور تھا وہی ہوا۔ یو ایس ایس آر یعنی سابق سوویت یونین کو صرف شکست ہی نہیں ہوئی بلکہ اس کا اپنا وجود بھی ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اس شکست و ریخت کے نتیجے میں جو ریاستیں آزاد ہوئیں ان میں چھ مسلمان ریاستوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آزادی کی دولت نصیب فرمائی۔ یہ ریاستیں ان علاقوں میں قائم ہیں جو کبھی علماء' فضلاء اور محققین کا مسکن تھے۔ جہاں بڑے بڑے مجاہدین و محدثین نے جنم لیا امام بخاری' امام مسلم اور امام شمائل رحمہ اللہ علیہم اس حقیقت کی واضح مثالیں ہیں یہ آزادی ان ریاستوں کو اسی نوے سال بعد نصیب ہوئی ہے۔

اس آزادی سے پہلے ان ریاستوں کی مسلم آبادی پر کیا کیا ظلم نہیں توڑے گئے' ہر ظلم ان پر آزمایا گیا تاکہ انہیں اپنے مذہب و ثقافت کو خیرباد کہنے پر مجبور کیا جاسکے' مگر یہ لوگ اپنے دین اور ثقافت پر ڈٹے رہے اور ہر ظلم برداشت کرتے رہے۔ یہ ریاستیں جب آزاد ہوئیں تو وہ یہ سمجھ رہی تھیں کہ ان کے اچھے دن شروع ہو گئے ہیں' آزادی کے بعد اپنی معیشت کو استوار کر سکیں گی اور اپنے مذہب پر عمل کر سکیں گی اور اس سارے کام میں مسلمان ممالک ان کی بھرپور رہنمائی کریں گے اور ان کے قدرتی وسائل سے بھرپور استفادہ میں ان کی معاونت کریں گے' لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ جن سے وہ آس لگائے بیٹھے ہیں وہ تو خود کسی سے آس لگائے بیٹھے ہیں وہ ان کی کیا مدد کریں گے۔ آج جبکہ ان کی آزادی کو نو برس ہونے کو ہیں ہم ابھی یہی سوچ رہے ہیں کہ ان کے وسائل سے کیسے فائدہ اٹھایا جائے؟ اور اپنے مال کے لئے وہاں مارکیٹ کیسی بنائی جائے؟ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں روڈ کے ذریعے بھی راہداری عطا فرمائی ہے جس کا بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکتا تھا لیکن صرف ہم ہی نہیں بلکہ ساری اسلامی دنیا اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکی اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا کہ ہمیں فرصت نہیں' اپنے جھگڑوں اور عیش و عشرت کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں اور اندیشہ ہے کہ کہیں وہ غلط راستے پر نہ نکل جائیں کہ کلمہ میں محمد ﷺ کی جگہ احمد (مرزا غلام احمد) پڑھنے میں کوئی فرق محسوس نہ کر سکیں کہ دونوں نام حضور اکرم ﷺ ہی کے تو ہیں۔ سننے میں آیا ہے کہ ان ریاستوں میں حفاظ' قراء اور مذہبی معلمین کا قحط ہے' جس کی وجہ سے رمضان المبارک میں ختم قرآن کا تصور یہاں نہیں ہے۔ عالم اسلام اور خاص کر پاکستان میں لاکھوں حفاظ قرآن موجود ہیں' جنہیں ان ممالک سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ یا وہاں کے حالات جاننے والوں کے ساتھ گروپوں کی صورت میں بھیجا جانا چاہئے۔

ہمارے یہاں ماشاء اللہ تقریباً ہر گلی میں چار چار حفاظ قرآن کریم سنا رہے ہوتے ہیں' ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمت میں اپنے ان مظلوم بھائیوں کو شریک کریں۔ ☆☆

آخری قسط

شیخ الاسلام حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ الاسلام مصائب کی کسوٹی پر:

حضرت مولانا عبدالحق صاحب کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ والے، حضرت شیخ الاسلام کی اتنی عزت کرتے کہ شاید کسی اور عالم کو یہ حاصل نہ تھا، لیکن حضرت روزے پر روزے رکھتے تھے، کسی کو خبر بھی نہ تھی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے شوق ہوا کہ حضرت مدنیؒ کے ساتھ افطاری حرم شریف میں کروں فقط میں اس ارادے سے کھانا پکوا کر حرم شریف پہنچا۔ اور انتظار کرتا رہا کہ حضرت کے گھر سے بھی کھانا آئے گا، لیکن کھانا نہیں آیا۔ مغرب کا وقت قریب تھا دسترخوان بچھایا اور حضرت سے درخواست کی کہ افطاری میرے ساتھ لیکن حضرت نے فرمایا ہمارے ساتھ کھالیں۔ میرے بار بار کے اصرار پر حضرت مدنیؒ نے تھوڑا سا کھانا تناول فرمایا اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے اسی طرح عشاء تک نوافل میں مشغول رہے پھر تراویح میں، پھر میں نے دوبارہ کھانے پر اصرار کیا تو فرمایا کہ سحری میں کھالیں گے، اس کے بعد پھر نفلوں میں مصروف ہوگئے، میں تو سو گیا حضرت مدنیؒ نے مجھے سحر کے لئے اٹھایا اور کہنے لگے کہ آپ کھانا کھالیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت کھانا ہمارے ساتھ کھانا، گھر سے نہ افطاری کے وقت کھانا آیا ہے اور نہ ہی سحری میں، میں پوچھتا رہا اور حضرت مدنیؒ بات کو ٹالتے رہے، میں نے پھر ضد کرکے پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ گھر میں کچھ ہوگا نہیں۔ لیکن میرے گھر کا حال کسی کو بتانا نہیں، کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تو پوری ہوجائے۔ اس کے ساتھ بڑی مشکل سے حضرت کو کھانے پر راضی کیا، اکثر دیکھا گیا ہے کہ آدھا پاؤ مسور کی دال پکا کر تھوڑی تھوڑی دی کر گزارہ کرتے تھے، بعض اوقات تربوز کے چھلکے روؤ سے اٹھا کر دھولینے کے بعد ان کو پکا کر گزارہ کرتے۔ لیکن کبھی کسی کے سامنے ظاہر نہیں کیا نہ ظاہر ہونے دیا۔ حضرت مولانا وحیدالدینؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مدنیؒ کو گھر میں سب سے محبت تھی، لیکن ایک گیارہ سال کی بچی حسانہ سے بڑی محبت تھی وہ اسی عمر میں بیماری کی وجہ سے انتقال کرگئی،

رحمت نادر خان چترالی،
جامعہ کراچی

آپ مجلس میں تھے آپ کو اطلاع دی گئی انا للہ وانا الیہ راجعون اور خاموش ہوگئے، جب مغرب کے بعد فارغ ہوئے تو فرمایا کہ "کھانا جو کچھ ہے اس کو حاضر کردیا جائے" جواب ملا کہ کھانے کا انتظام مولانا سید مبارک علی صاحب نائب مہتمم صاحب نے کیا ہے جس پر آپ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ اس کو کس نے اجازت دی ہے۔ چھوٹی سی بچی ہے اس میں کیا حرج ہے کہ کھانا پکایا جائے، سنت کی حکمت یہ ہے کہ مرنے والے کے گھر کے لوگ مصروف ہوتے ہیں اس لئے کھانا پکانے کا وقت نہیں ملتا اس لئے ایسا کرنا پڑتا ہے، یہ تو چھوٹی بچی ہے لاؤ دن کا اگر کھانا بچا ہے چنانچہ کھانا لایا گیا اور مہمانوں کو بھی کھلایا گیا۔ آپؒ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ جیل میں گزارا اور زندگی میں ان گنت مشکلات درپیش ہوئی لیکن آپ ذرہ برابر پریشان نہ ہوئے بلکہ بڑی مسرت سے فرمایا۔

مسائل میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے
مجھے ناکامیوں میں اشک بہانا نہیں آتا

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ میں آخر بار ۲۵ نومبر ۱۹۵۷ء کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا یہ وہ دن تھا کہ ڈاکٹر صاحب نے حضرت مدنیؒ کا تفصیلی معائنہ کرنے کے بعد فرمایا کہ مولانا صرف اپنی قوت ارادی سے زندہ ہیں، ورنہ ہمارا فن تو ایسی علالت میں بقائے زندگی کی توجیہ سے قاصر ہے، اس روز بھی مولانا نے ظہر کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کی، ایک آدمی جو ملنے آئے ہوئے تھے روتے ہوئے کہنے لگے کہ دنیا خالی ہوتی جارہی ہے، تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں دنیا میں لوگ بہت ہیں، انہوں نے عرض کیا ہمیں دوسروں سے کیا تعلق، یہ سن کر مولانا نے فرمایا "ہمیں تو امت محمدیہ سے تعلق ہے۔"

مولانا احتشام الحسن صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کھتولی میں تبلیغی اجتماع تھا، ہم لوگ مولانا الیاسؒ (بانی تبلیغی جماعت) کے ساتھ تھے، کھتولی پہنچے پر معلوم ہوا کہ کانگریس کا جلسہ بھی ہورہا ہے اور حسین احمد مدنیؒ خطاب فرمانے والے ہیں، حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے اپنی تقریر بند فرما کر لوگوں سے کہا کہ قریب ہی جلسہ ہورہا ہے، سب لوگ وہاں جائیں اور مولانا حسین احمد کی تقریر سنیں۔ آج اجتماع نہیں

ہوگا۔ یہ حضرات جب وہاں پہنچے تو شیخ الاسلام حسین احمد مدنیؒ نے اپنے جلسے کو منسوخ کیا‘ یہ کہہ کر کہ مولانا الیاسؒ کی تقریر اجتماع میں ہورہی ہے‘ آپ نے اپنی تقریر بند کی اور لوگوں کو اجتماع کی طرف بھیجا‘ خود دارالعلوم دیوبند پہنچ گئے‘ اس طرح جلسہ نہ وہاں ہوا اور نہ یہاں‘ لیکن آنے والی نسلوں کے لئے اپنے خلوص اور للہیت کی ایک مثال قائم کرگئے۔

حاجی احمد حسینؒ لاہرپوری فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شاہجہان پور میں حضرت مدنیؒ کی تقریر سے وہاں کے مخالفین لوگ بے حد مشتعل ہوگئے‘ انہوں نے چیلنج کیا کہ اگر آئندہ ایسی تقریر کرنا ہو تو کفن اپنے ساتھ لانا۔ حضرتؒ نے اس جلسہ ہی میں اعلان فرمایا کہ آئندہ جمعہ کو اس موضوع پر ہی تقریر ہوگی‘ دوسرے جمعہ کو شاہجہان مسجد میں تشریف لے آئے اور پہلے سے زیادہ سخت تقریر فرمائی اور تھیلے سے کفن نکال کر فرمایا کہ یہ کفن ساتھ لایا ہوں اعلائے کلمۃ اللہ کے سلسلے میں حضرت مدنیؒ کی جرات و بے باکی کا اثر یہ ہوا کہ مخالفین کی اکثریت بدعت سے تائب ہوکر اسلام میں داخل ہوئی۔

حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک صاحب کے ہاں دعوت کی‘ میں بھی اس دعوت میں شریک تھا‘ عشاء کی نماز کے بعد کھانے سے فارغ ہوئے تو میزبان صاحب نے کہا کہ چائے بھی پی کر جانا ہے‘ جس پر حضرت مدنیؒ نے فرمایا کہ وقت کم ہے مجھے اسباق پڑھانے ہیں‘ وہ صاحب بولے کہ حضرت! صرف پندرہ منٹ میں تیار ہوجائے گی‘ تو حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک ہے پھر میں ایک نیند لے لوں یہ کہہ کر اسی جگہ ٹیک لگاکر لیٹ گئے‘ تھوڑی دیر بعد خراٹے کی آواز بھی آنے لگی‘ ہمیں خیال ہوا کہ شاید گہری نیند میں آپ جلد بیدار نہ ہوسکیں گے‘ لیکن ٹھیک پندرہ منٹ بعد اٹھ کر بیٹھ گئے‘ پوچھنے پر بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی بزرگوں کی دعا اور اساتذہ کی خدمت کی برکت سے نیند پر قابو ہے جب چاہوں جتنے منٹ کے لئے سوجاؤں سو سکتا ہوں‘ اور اسی وقت اٹھ سکتا ہوں۔

حضرت مدنیؒ کے چند دلچسپ و حیرت انگیز واقعات:

مولانا افضال حق صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء تک ہم نے دیکھا کہ پاکستان کی سخت ترین مخالفت کرنے والوں میں حضرت شیخ الاسلام سب سے آگے تھے‘ اس وجہ سے کہ اس سے مسلمانوں اور اسلام کو سخت نقصان پہنچے گا‘ لیکن پاکستان بن جانے کے بعد ایک صاحب نے مجلس میں حضرت سے پوچھا کہ حضرت! پاکستان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو حسب معمول سنجیدگی اور بشاشت سے فرمایا کہ مسجد جب تک نہ بنے اس وقت تک اختلاف ممکن ہے لیکن جب بن جائے تو وہ مسجد ہے۔ یہ تھا حضرت شیخ الاسلام کے ہاں ہر شے کے بارے میں دینی نقطہ نگاہ سے فیصلہ کرنے کا اندازہ خواہ کوئی بڑا سے بڑا معاملہ ہو یا چھوٹے سے چھوٹے فقیہ۔ حقیقت میں وہ پاکستان کے خلاف نہیں تھے‘ بلکہ مسلمانوں کی طاقت چونکہ تقسیم ہورہی تھی اس وجہ سے وہ مخالف تھے۔

مولانا افضال حق صاحب ہی فرماتے ہیں کہ ہمارے طالب علمی کے زمانے میں ایک مرتبہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ دارالعلوم دیوبند تشریف لائے ہم نے بہت اصرار کیا کہ حضرت تقریر فرمائیں‘ لیکن ان کا صرف ایک ہی بول تھا کہ جہاں حسین احمد موجود ہے وہاں عطاء اللہ کی کیا مجال کہ وہ تقریر کرے‘ آپ لوگ میرے ساتھ سہارنپور چلو پوری رات میں تقریر کروں گا۔ چنانچہ رات کو سہارنپور میں اس سحرالبیان خطیب نے گھنٹوں تقریر کی۔

حضرت شیخ الاسلام ۲۸ محرم ۱۳۷۷ھ ۱۲ اگست ۱۹۵۷ء کو بخاری شریف جلد اول کا سبق پڑھا کر اٹھے تو فرمایا کہ سبق میں تم لوگ سوتے ہو اور میری ٹانگیں سوتی ہیں۔ اسی دن سے حضرت کی نقل و حرکت مکان تک محدود ہوکر رہ گئی اور طلبا کو درس میں پھر آپ سے فیض استفادہ کرنے کا موقع نہ ملا۔ اس مرض الوفات کے سال حضرت نے کل ۴۳ سبق پڑھائے۔ جب بخاری شریف میں مسواک کی فضیلت کا باب آتا تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ تمام طلبا کے لئے مسواک کا انتظام فرماتے‘ اس سال ابھی یہ باب شروع نہیں ہوا تھا کہ حضرت علیل ہوگئے اور جب مولانا فخرالدین صاحب کے درس میں یہ باب آیا تو حسب دستور طلباء نے مسواک کی فرمائش کی حضرت کو یہ بات معلوم ہوئی تو بستر علالت سے کہلوا بھیجا کہ اس وقت میرے پاس مسواک موجود نہیں ہے‘ انشاء اللہ میں یہ فرمائش پوری کروں گا۔ میرے اوپر قرض ہیں مگر افسوس اجل نے فرصت نہ دی تو وفات کے بعد پانچواں روز ۱۷ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ کو صاحبزادہ مولانا اسعد مدنی صاحب نے یہ قرض ادا فرمایا ایک دفعہ درس بخاری میں ارشاد فرمایا کہ اہل بدعت دیوبندیوں کو کافر اور دشمن رسول سمجھتے ہیں حالانکہ جتنا درود دیوبندی پڑھتے ہیں کوئی اور نہیں پڑھتا۔ مثلاً ”دارالحکومت میں طبا (ڈھائی سو) جب حضور کا نام آیا ہے وہ انگلیاں چاٹتے ہیں درود بھیجتے ہیں اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ جتنا درود یہاں پڑھا جاتا ہے پورے ہندوستان میں نہیں پڑھا جاتا۔

حضرت شیخ الاسلامؒ اہل اللہ واہل علم کی نظر میں:

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری فرماتے ہیں کہ پہلے ہم حضرت مدنیؒ کو یوں

ہی سمجھ رہے تھے' لیکن وقت کی نزاکتوں اور ہنگاموں کے ساتھ ساتھ جب ہم نے اس مرد درویش کی طرف نگاہ اٹھائی تو جہاں اس کا قدم تھا' وہاں پر اپنا سر پڑا ہوا دیکھا۔ حضرت مدنیؒ کے بارے میں شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مدنیؒ اولیاء اللہ کے امام ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ابو حنیفہ وہ زمانہ مولانا کی مدح میں کچھ لکھنے والا' فازح خورشید' مداح خودامت کا مصداق ہے۔ میرا خیال ہے کہ حضرت کے فضل و کمال تجرفی العلم والسلوک سے شاید ہی کسی اہل بصیرت کو اختلاف ہو اس ناکارہ کے نزدیک حضرت مدنیؒ ہی رشد و ہدایت اور علم و فضل کے درخشاں آفتاب ہیں حکیم الامت محمد اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ مولانا حسین احمد مدنیؒ کی مخالفت کرنے والوں کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے اور دوسری جگہ فرماتے ہیں ہمارے اکابر دیوبند میں بفضلہ تعالیٰ کچھ خصوصیات رہی ہیں۔ چنانچہ شیخ مدنیؒ میں دو خداداد خصوصی کمال ہیں ایک تو مجاہدہ جو کسی دوسرے میں اس قدر نہیں۔ دوسرا تواضع سب کچھ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتے۔ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب فرماتے ہیں کہ مولانا مدنیؒ کا درس بحمدللہ حرم نبویؐ میں بھی بہت عروج پر تھا۔ عزت اور جان میں بھی حق تعالیٰ نے وہ مقام عطا فرمایا تھا کہ جو کسی ہندی علما کو کیا' یمنی' اور شامی بلکہ مدنی علما کو بھی حاصل نہیں تھا۔

حضرت شیخ الاسلامؒ کا بہت بڑا کارنامہ:

حضرت مدنیؒ کا ایک بڑا کارنامہ جس کی اہمیت بہت کم لوگوں کو ہے۔ وہ کارنامہ یہ ہے کہ ۱۹۴۷ء کے ہنگامہ میں اور اس کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کی بقا قیام کا ایک بڑا ظاہری سبب مولانا ہی کی ہستی تھی' یہ وہ وقت تھا کہ بڑے بڑے استقامت جنبش میں آ گئے۔ سب یہی سمجھتے تھے کہ اب ہندوستان میں مسلمانوں کا کوئی مستقبل نہیں مسلمانوں کی تاریخ میں دو چار دور ایسے گزرے ہیں' جب مسلمانوں اور اسلام کی بقا کا سوال آ گیا ہے۔ جہاں اصل مسئلہ سہارنپور کے مسلمانوں کا تھا اور ان مسلمانوں کا دارا مکمران دو شخصیات پر تھا' اگر حضرت مدنیؒ اور مولانا عبدالقادر رائے پوری یہ دونوں ماجد ہند وہاں جمنے کی وجہ سے مسلمان ہندوستان میں آباد ہوئے ان حضرات میں سے ایک دیوبند اور دوسرا رائپور۔ میں بیٹھے رہے یہ جگہ مشرقی پنجاب کے ان اضلاع سے متصل ہیں' جہاں کشت خون کا ہنگامہ گرم تھا لیکن یہ اللہ کے بندے نہایت استقامت کے ساتھ جمے رہے اور مسلمانوں کو یقین دلایا کہ اسلام کو یہاں رہنا چاہئے۔ ایسے حالات میں حضرت مدنیؒ نے سارے ملک کا دورہ کیا۔ ایمان افروز اور ولولہ انگیز تقریریں فرمائیں حضرت قاری طیب صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۸۵۷ء کے بعد دارالعلوم دیوبند کے قیام سے جس تعلیمی دینی' روحانی اور اجتماعی تحریک کا آغاز ہوا تھا اس کے کئی دور اور انقلابوں کی تکمیل مولانا مدنیؒ کی ذات پر ہو کر ۱۹۵۷ء پر اس کی انتہا ہو گئی۔ ابتدائی کڑی مولانا قاسم نانوتویؒ کی ذات تھی جس پر اس کی ابتدا ہو گئی درمیانی کڑی حضرت شیخ الہندؒ نے جنہوں نے اسے شباب تک پہنچایا اور آخری کڑی حضرت مدنیؒ تھے جنہوں نے اسے انتہا تک پہنچا دیا اور اس طرح ۱۸۵۷ء سے ۱۹۵۷ء تک ۱۰۰ برس کے طویل عرصے میں اس تحریک کا ایک دور مکمل ہو کر ختم ہو گیا۔ حرم پاک نے مدنیؒ میں جمعیت کی روح پھونکی تھی' مالٹا نے آپ میں جامعیت کی لہر دوڑائی اور دارالعلوم دیوبند نے آپ کو اجتماعیت کے مقام پر لا کھڑا کیا۔ حاجی احمد حسین صاحب فرماتے ہیں کہ ہوا میں اڑنا یا دریا میں چلنا' آگ سے گزرنا اور خرق عادات کا ظہور نہ مقصود ہے نہ مطلوب سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں نہ قدم جادہ شریعت سے باہر گیا اور نہ کوئی عمل خلاف سنت ہو حضرت مدنیؒ کے اعمال و افعال' کردار و گفتار کا بغور مطالعہ فرمایئے اور دیکھئے کہ سنت کی پیروی آپ کی طبیعت ثانیہ کی حیثیت رکھتی تھی۔

دور حاضر اور حضرت شیخ الاسلامؒ کے تذکرے:

تاریخ کے اوراق پر ہمیں بے شمار صورتیں ابھرتی ہیں اور دھندلاتی ہوئی نظر آتی ہیں' کوئی ماہر سیاستدان کی حیثیت سے مشہور ہے اور کوئی دلیری کے لحاظ سے زیادہ مجاہد' کوئی علمی نقطہ نظر سے یکتائے روزگار' تو کوئی پرہیزگاری کے لحاظ سے یگانہ زمانہ' لیکن ایک طویل مدت سے ہمارے اخبارات ایسی ہستی کے تذکرے سے خالی تھے جو مختلف خوبیوں کا سنگم اور ان اسلاف کا مکمل نمونہ تھے جو کہ رہبان فی اللیل و فرسان فی النہار کے صحیح مصداق تھے۔ قدرت نے حضرت مدنیؒ کے ذریعے سیاست کو نوازا' مسند علم کو رونق بخشی' خلوص و للہیت کو آشکارہ کیا' جذبہ جہاد حریت کو عزت دی اور تاریخ تصوف میں زریں باب کا اضافہ کیا۔ آپ استقامت اور صبر کے پہاڑ تھے ہر قسم کی تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور کسی کے سامنے تذکرہ نہیں کیا اور ہندوستان کے تقسیم کی مخالفت محض مسلمانوں کے نقصان کی بناء پر کی تھی' لیکن جب پاکستان بنا تو اس کی مخالفت نہیں کی بلکہ اس کی ترقی میں مصروف ہو گئے' لیکن اتنے عظیم قائد کے قائدانہ صلاحیتوں جنگی انتھک کوششوں اور محنتوں سے انگریزوں کو مجبوراً" ہندوستان چھوڑنا پڑا۔ ان کو نذر انداز کرنا سراسر ناانصافی ہے۔ حضرت مدنیؒ بڑے لیڈر تھے ان کی انسانیت ہمارے لئے روشن مثال ہے جو ملا ان کا گرویدہ ہوا اور جن کا نام لے کر

دوسروں میں جرات پیدا ہوتی تھی وہ اپنے اصولوں پر قائم ودائم تھے۔

حضرت شیخ الاسلامؒ کا سفر آخرت:

۱۹۵۷ء میں گرمی کا موسم تھا کہ حضرت مدنی "ڈیڑھ ماہ کے دورے پر مدارس کی طرف روانہ ہوئے مگر جمعہ کے دن اگست کی تاریخوں کو صرف بیس دن بعد واپس لوٹ آئے' دارالعلوم والوں کو اور عزیز و اقارب کو خوشی تھی کہ حضرت وقت سے پہلے تشریف لے آئیں' لیکن ساتھ حیرانی اور تعجب بھی تھا کہ حضرت اپنے پروگرام کو کسی بھی واقعہ ارضی و سماوی حادثے کے باعث ملتوی نہیں کرتے۔ لیکن بعد میں رفیق سفر مولانا اسعد مدنی صاحبؒ سے معلوم ہوا کہ حضرت مدنیؒ کو بہت زیادہ تکلیف ہوگئی تھی۔ آگے سفر جاری رکھنا خطرناک ہے' زیادہ چلنے یا تقریر کرتے تو سانس پھول جاتا۔ اس کے باوجود دارالعلوم میں آنے کے بعد آٹھ دن تک اسباق پڑھاتے رہے' بالآخر مجبوراً" درس بند کیا اور دارالعلوم سے مستقل طور پر چھٹی لی اس ضعف اور کمزوری کی حالت میں بھی جماعت میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ فرض تو دور کی بات نفل اور سنت بھی کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔ وصال سے صرف تین دن پہلے تنفس اور سینے کی تکلیف ختم ہوگئی۔ عام خیال تھا کہ صحت اچھی ہوگئی' بیماری کے ان ہی دنوں میں فرمایا زندگی میں پہلی بار کسی چیز کی خواہش کی تھی واقعتا" حضرت کی خواہشات' بہت بلند و بالا تھی بالآخر خواہش بھی پوری ہوئی کہ کراچی سے سردا بھیجا گیا ایک دن حضرت کو معلوم ہوا کہ ارشد سلمہ روزے رکھتے اور چار بجے مخلصین کے ساتھ دعائے صحت کرتے ہیں' تو حضرت نے اسعد مدنی کو ڈانٹا کہ میری صحت کی وجہ سے اپنی صحت کیوں برباد کرتے ہو۔ ایک رات یہ شعر گنگناتے رہے۔

"یا الٰہی! میری زندگی ہے کسی
نہ سوتے کٹے ہیں نہ روتے کٹے ہے"

آخری دن صحن میں چارپائی لائی گئی اور بالکل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ غیر اختیاری طور پر پوری کرائی گئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتقال سے ۲ گھنٹے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے سہارے سے مسجد تک تشریف لے گئے تھے' تقریباً" اس وقت ۱۳ جمادی الاول ۷۷ ۱۳ھ بمطابق ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء کو بروز جمعرات بعد نماز ظہر محب رسول ہندی نژاد حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال ہوا' شب جمعہ کی رات ساڑھے بارہ بجے حضرت قاری محمد طیب کے ایماء پر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ۲۵ ہزار افراد نے پرنم آنکھوں کے ساتھ قبرستان تک پہنچنے میں دو گھنٹے لگ گئے اور خاص اس وقت جس وقت حضرت مدنیؒ رات کی تنہائی میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہوئے تھے' ہمیشہ کے لئے حاضر ہوئے اور اپنے شفیق استاد شیخ الہندؒ کے برابر میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے' اور ان کی قبر کو نور سے بھردیں اور ان کا درجہ اور مقام بلند فرمائیں۔ اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ : اخبار ختم نبوت

نعروں سے گونج اٹھی۔ علامہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں خطبہ اور پھر سورۃ کوثر کی تلاوت فرمائی اور شان ختم نبوت ﷺ پر ولولہ انگیز خطاب فرماتے ہوئے فرمایا۔ خاتم الانبیا ﷺ سب کے بعد آئے ہیں سب سے پہلے اٹھیں گے اور مقام محمود پر سجدہ فرمائیں گے اور پھر دعا ہوگی اتنا کچھ ملے گا کہ آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے' شفاعت میں سب سے پہلے آپ ﷺ کا جھنڈا سب سے پہلے' حوض کوثر سب سے پہلے امت جنت میں سب سے پہلے سب سے زیادہ جنت میں' سب سے پہلے میری امت میں اپنی امت کا گواہ اور میری امت ساری امتیوں کی گواہ۔ علامہ ڈاکٹر صاحب نے نوابشاہ ختم نبوت کانفرنس میں آئے ہوئے سکرنڈ' دوڑ' ساٹھ سیل' از سٹھ سوری و دیگر شہروں سے آئے ہوئے شرکا کانفرنس سے اپیل کی کہ ہر کفر' ہر طاغوتی طاقت اور قادیانیت کا علاج جہاد ہے آپ مکمل طور پر جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اسی دوران مسجد کے باہر اور مسجد کے اندر شرکا نے جہاد زندہ باد' ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ ڈاکٹر صاحب کی کانفرنس میں آمد سے کچھ دیر قبل مسجد کے دروازے پر تین مشتبہ افراد کو ختم نبوت کے رضاکاروں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ باہر سے آواز آئی کہ یہ قادیانی ہیں تو ان تینوں نے فرار ہونے کی کوشش کی' مگر رضاکاروں نے دو قادیانیوں کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا اور ایک قادیانی تاحال مفرور ہے' جس کا نام پتہ پولیس کو معلوم ہوگیا ہے۔ ان دونوں قادیانیوں کا چالان کر کے جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ کیونکہ اسی راستے سے ڈاکٹر علامہ خالد محمود سومرو صاحب کو کانفرنس میں آنا تھا عین اسی وقت یہ واقع پیش آیا۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا عبدالسلام صاحب مہتمم مدرسہ تفہیم القرآن نوابشاہ نے فرمائی اور کانفرنس کی سرپرستی حضرت مولانا دوست محمد مدنی صاحب نے فرمائی۔ کانفرنس کی نگرانی اور استقبال کے انتظامات مولانا قاری محمد ارشد مدنی صاحب نے کئے۔ مسجد انتظامیہ کے علاوہ یونٹ مسجد مدینہ مجلس تحفظ ختم نبوت نوابشاہ نے کئے۔

مولانا محمد اشرف قریشی

زکوۃ کا خود تشخیصی فارم

نصاب = 52.5 تولہ یا 612.36 گرام چاندی یا اس کی مالیت ______

زکوۃ واجب ہونے کی قمری تاریخ

اس تاریخ کو ملکیت میں موجود قابل زکوۃ اثاثوں کی مارکیٹ ریٹ کے مطابق موجودہ مالیت روپے

1_ سونا خواہ کسی بھی شکل میں ہو اور کسی بھی مقصد کے لئے ہو:۔ ______

2_ چاندی خواہ کسی بھی شکل میں ہو اور کسی بھی مقصد کے لئے ہو:۔ ______

3_ نقد رقم:

(الف) ہاتھ میں' بینک بیلنس' کسی کے پاس امانت' ______

(ب) غیر ملکی کرنسی اور پرائز بانڈز ______

(ج) مستقبل کے کسی بھی مقصد مثلاً" حج وغیرہ کے لئے جمع شدہ رقم' ______

(د) انشورنس پالیسی میں اپنی جمع شدہ رقم' ______

(ہ) قرض دی ہوئی رقم جبکہ قرض لینے والا اس کا اقرار کرے' کسی بھی مقصد کے لئے ایڈوانس دی ہوئی رقم جو اصل یا اس کا بدل واپس ملے گا پی سی (کمیٹی) میں جمع شدہ رقم' مکان / چیز تیار ہونے سے قبل اس کی بکنگ میں دی ہوئی رقم ______

(و) سرمایہ کاری مضاربت یا شراکت میں لگی ہوئی رقم' ہر قسم کے بچت سرٹیفیکیٹس NIT یونٹس NDFC وغیرہ' حصص FEBC' پراویڈنٹ فنڈ کی وہ رقم جو اپنے اختیار سے کسی محکمے میں منتقل کرا دی ہے۔ ______

_ فروخت کرنے کے لئے خریدا گیا سامان' جائیداد' حصص' خام مال

(ا) فروخت شدہ چیز کی قابل وصول رقم (BookDebts)

(ب) سامان تجارت کے عوض حاصل شدہ چیز

مجموعہ قابل زکوۃ مال' (مالی ذمہ داریاں)

(1) قرض ادھار لی ہوئی رقم' ادھار خریدی ہوئی چیز کی قیمت' بیوی کا مہر جس کے ادا کرنے کی نیت' کمیٹی حاصل کرنے کے بعد بقیہ اقساط کی رقم) ______

(2) ملازمین کی تنخواہ جس کی ادائیگی اس تاریخ تک لازم ہو چکی ہے۔ ______

(3) ٹیکس' کرایہ' یوٹیلیٹی بلز جن کی ادائیگی اس تاریخ تک لازم ہو چکی ہے۔ ______

(4) گزشتہ سالوں کی زکوۃ کی وہ رقم جو ادا نہیں کی گئی۔ ______

مجموعہ مالی ذمہ داریاں: قابل زکوۃ صافی رقم مجموعہ مالی ذمہ داریاں کل مملوکہ قابل زکوۃ مال کی مالیت

قابل زکوۃ صافی رقم اگر نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہو تو

$$\frac{\text{قابل زکوۃ صافی رقم}}{40}$$ اصل واجب زکوۃ

زکوۃ کا مستحق: ہر وہ مسلمان جو ہاشمی نہ ہو اور اس کی ملکیت میں 52.5 تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے بقدر سونا' نقد رقم' مال تجارت اور ضرورت سے زائد سامان انفرادی یا اجتماعی طور پر نہ ہو۔ زکوۃ اپنے والدین' اپنی اولاد' اپنی بیوی اور اپنے شوہر کو نہیں دی جا سکتی۔ زکوۃ کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے کہ زکوۃ کی نیت سے مستحق شخص کو رقم وغیرہ کا مالک بنا دیا جائے۔

آہ...... حافظ احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد علی صدیقی

موت برحق ہے ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور پھر انسان کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس سے محبت بھی رکھی انسانیت کی ابتدا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے کی اور پھر یوں اس زمین کو آباد کیا اور اسی انسان کو رب کی پہچان اور طریقہ زندگی گزارنے کی خاطر اللہ رب العزت نے انبیاً کرام علیہم السلام کا سلسلہ شروع کیا اور یہ سلسلہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر ختم کیا اور قرآن مجید میں آپ کی ختم نبوت کا اعلان اللہ تعالیٰ نے کیا اور خود سرکار دو عالم ﷺ نے بھی بارہا اپنی احادیث میں اس کا اعلان کیا' آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کا بھی اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ نبی کریم تو قیامت تک کے لئے نبی بن کر آئے آپ ﷺ کے بعد دین کا کام اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے کو سپرد کیا' اس انداز میں کہ اب دین مکمل اور کامل ہے اور صحابہ کرامؓ نے دین کا کام بڑے احسن انداز سے کیا اور اسی طرح بعد میں آنے والے حضرات علماً کرام' محدثین' مجددین حضرات نے دین کے کام کو بڑی محنت کے ذریعہ ہم تک پہنچایا اس طرح اس دین کے کام کو مزید آگے بڑھانے میں حضرات مشائخ یعنی خانقاہی نظام کا بہت دخل ہے جس کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے اور اس خانقاہی نظام میں مختلف سلسلہ نقشبندیہ' مجددیہ' قادریہ وغیرہ شامل ہیں راقم کا تعلق سلسلہ نقشبندیہ کے مجددیہ کے بزرگ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے ہے۔ یہ ایک بہت پرانی خانقاہ ہے' جس کے بانی حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا سراج الدین صاحب' خانقاہ موسیٰ زئی ڈیرہ اسمٰعیل خان تھے اور اس خانقاہ نے تمام دینی تحریکوں کی سرپرستی بھی کی اور عوام الناس کا روحانی علاج بھی کیا' جو تاحال الحمدللہ پوری آب و تاب سے جاری و ساری ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس چشمہ کے فیض عام کو تاقیامت جاری رکھے۔ حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اس خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب سلیم پوریؒ ہوئے۔ حضرتؒ کے ایک مرید حضرت حافظ احمد دین صاحب داوڑہ بالا تحصیل ساہیوال تھے۔ حضرت حافظ کا بیعت کا تعلق اعلیٰ حضرت مولانا ابوالسعد احمد خانؒ سے بھی تھا۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب سلیم پوریؒ سے آپ مجاز بھی تھے۔ حضرت عبداللہؒ کی وفات کے بعد حضرت حافظ صاحبؒ نے حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب سے اپنا بیعت کا تعلق جوڑا اور ایسا جوڑا کہ پوری زندگی کا جوڑ خانقاہ شریف سے ہو گیا۔ حضرت حافظ صاحب کو حضرت اقدس نے بھی خلافت سے نوازا حضرت حافظ صاحب نے اپنے علاقہ ساہیوال کے مدرسہ سے قرآن مجید حفظ کیا اور دین کی باقی تعلیم بھی اسی علاقہ میں ہوئی۔ حضرت حافظ صاحب کچھ عرصہ خانقاہ سراجیہ میں مدرس بھی رہے اور ان کے ایک شاگرد حضرت قاری عبدالرحیم صاحب رحیمی راقم کے استاد بھی ہیں' حضرت حافظ صاحب نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ اپنے علاقہ میں ہی گزارا۔ خانقاہ سراجیہ کے احباب سے آپ کو بہت محبت تھی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدیق آباد (ربوہ) میں جب سے سالانہ کانفرنس شروع کی' جب تک آپ کی صحت نے ساتھ دیا ہر پروگرام میں تشریف لاتے اور اکثر مسجد میں بیٹھے رہتے یا حضرت اقدس کی خدمت میں۔ تقریباً ۱۳۰' سال کی عمر میں وفات پائی استاد محترم قاری عبدالرحیم صاحب رحیمی نے راقم کو بتایا کہ حضرت حافظ صاحب دوم نے ایک بار حضرت اقدس مدظلہ سے عرض کیا کہ حضرت میرا جنازہ آپ پڑھائیں گے؟ تو حضرت اقدس مدظلہ نے فرمایا ضرور پڑھاؤں گا' اب حکمت خداوندی دیکھئے کہ یہ بات کیسے پوری ہوئی کہ ۱۴۱۸ھ کا حج کرنے حضرت اقدس تشریف لے گئے اور حج کے ایام گزر گئے۔ حافظ صاحب کا انتقال ہو گیا' حضرت حافظ نے وصیت کی کہ مجھے خانقاہ سراجیہ میں دفن کرنا آپ کے شاگرد خاص حافظ غلام حسین اور دیگر احباب علاقہ میں جنازہ پڑھانے کے بعد آپ کی میت کو خانقاہ سراجیہ لائے اور حضرت اقدس مدظلہ بھی اسی دن حج سے واپس خانقاہ سراجیہ تشریف لائے یوں حضرت اقدس مدظلہ نے جو حافظ صاحبؒ سے وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کے درجات میں مزید اضافہ فرماوے اور حضرت حافظ کی نیکیوں کے طفیل ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہمیں مسئلہ ختم نبوت پر آخر دم تک کام کرنے کی توفیق نصیب فرماوے۔ (آمین)

○

عبدالحلیم احقر ؔ اچھڑیاں ضلع مانسہرہ

آیا ہے مومنو! پھر رمضان کا مہینہ

آیا ہے مومنو! پھر رمضان کا مہینہ
لایا جلو میں اپنے رحمت بھرا خزینہ
رحمت خدا کی دیکھو نیلام ہو رہی ہے
بارش رضائے حق کی یوں عام ہو رہی ہے

کرلو خدا کو راضی تاپا رہو سفینہ
آیا ہے مومنو! پھر رمضان کا مہینہ
بخشش کرالو اپنی اس کو غنیمت جانو
شاید نہ پاسکو پھر نعمت یہ مہر بانو!

معمور نور حق سے ہو کاش اپنا سینہ
آیا ہے مومنو! پھر رمضان کا مہینہ
ہر لحظہ ہر گھڑی میں اللہ کی بندگی ہو
اس کی رضا عزیزو! مقصود زندگی ہو

لب پہ ہو نام اس کا پیش نظر مدینہ
آیا ہے مومنو! پھر رمضان کا مہینہ
رحمت کی ہیں گھٹائیں سایہ کئے جہاں پر
الحمد کا ترانہ ہر دم رہے زبان پر

ہے لطف زندگی کا رب کی رضا میں جینا
آیا ہے مومنو! پھر رمضان کا مہینہ
بخشش کی ہے بشارت عشرہ ہو جب کہ ثانی
دوزخ سے پھر رہائی رب کی ہے مہربانی

رمضان دوستو! ہے بام فلک کا زینہ
آیا ہے مومنو! پھر رمضان کا مہینہ
کچھ کرلے تو بھی احقرؔ وقت عمل ہے تھوڑا
اس عمر میں بھی غافل رشتہ نہ حق سے جوڑا

سر رکھ اس آستاں پر کوثر اگر ہے پینا
آیا ہے مومنو! پھر رمضان کا مہینہ

وزیر اعظم پاکستان

گستاخ رسولؐ سینیٹر کے خلاف بے بس کیوں ہیں؟

ٹنڈو آدم (ملک محمد وسیم) ملک کے وزیر اعظم کے سامنے ایک گستاخ رسولؐ سینیٹر کا آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنا اور وزیر اعظم نواز شریف کا خاموش رہنا ملک اور آئین پاکستان سے غداری کے مترادف ہے۔

مذکورہ سینیٹر نے حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے (نعوذباللہ) آپ کو ڈکٹیٹر قرار دیا تھا جواباً وزیر اعظم نواز شریف خاموش رہے اور مذکورہ لعنتی کذاب، جہنمی سینیٹر کا نام قوم کے سامنے پیش کرنے میں ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ وزیر اعظم نواز شریف جو ملک پاکستان میں شریعت بل کے ذریعے شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں کہ اس گستاخ رسولؐ سینیٹر کو فی الفور گرفتار کر کے اس کے خلاف آئین پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت مقدمہ چلوا کر اس گستاخ کو اپنے انجام تک پہنچاتے، مگر وزیر اعظم نواز شریف کا یہ مجرمانہ طرز عمل یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ پاکستان میں ایسی شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ کے محبوب شافع محشر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی ہو اور گستاخی کرنے والے کو کوئی پکڑنے والا نہ ہو۔

مسلمانو! زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں معلوم نہیں کب یہ کاروان زیست لٹ جائے، پتہ نہیں یہ سفینہ حیات کب موت کے گہرے پانیوں میں غرق ہو جائے، کون جانتا ہے کہ کب عزرائیل علیہ السلام کی آمد ہو اور ہمارا یہ گلشن ہستی مٹ جائے اور دنیا کی محبت میں آباد آرزوؤں کے سینکڑوں تاج محل منہدم ہو جائیں۔

اے فرزندان توحید! اگر قبر کی تاریک کوٹھری میں آقائے نامدار ﷺ کی پہچان چاہتے ہو، اگر حشر کی ہولناک گھڑیوں میں شافع محشرؐ کی شفاعت چاہتے ہو تو آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے جاگ اٹھو اور حکومت پاکستان اور بالخصوص وزیر اعظم پاکستان نواز شریف کو بتا دو کہ نبی اکرم ﷺ کی غلاموں میں ابھی ایمان کی کرن باقی ہے اور وہ اپنے نبیؐ کی شان گستاخی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور مل کر وزیر اعظم پاکستان سے یہ مطالبہ کرو کہ قوم یہ جاننا چاہتی ہے کہ کون ایسا شخص ہے جس نے پوری مسلمان قوم کے مذہبی جذبات مجروح کئے ہیں، ایسے دریدہ دہنی کرنے والے سینیٹر کو سینیٹ جیسے معزز ادارے میں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہے، یہ ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا اور یہ پاک سرزمین گستاخ رسولؐ کے لئے تنگ ہے، ایسی دریدہ دہنی، شاتم رسولؐ سلمان رشدی نے بھی نہیں کی ہو گی۔ لہذا جب تک ایوان بالا سے گستاخ رسولؐ کو نہیں نکالا جاتا اس وقت تک اسلام کے مقدس نام کو لینا اسلام کے ساتھ کھلے مذاق کے مترادف ہے۔ لہذا وزیر اعظم کو چاہئے کہ وہ مذکورہ سینیٹر موصوف کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت سخت کارروائی کرے، ہمارے اسلامی آئین میں گستاخ رسولؐ کی سزا موت ہے، لہذا حکومت کو اس سلسلے میں کوئی پس و پیش نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس سے تمام مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ اللہ تعالیٰ وزیر اعظم نواز شریف کو غلامی رسولؐ ہونے کا حق ادا کر کے اس لعنتی سینیٹر کو اس کے انجام تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خاموش ہو گئے!

غفار بابر ڈیرہ اسمٰعیل خان

کار زیاں میں سو وہ فراموش ہو گئے
خوش ہو رہے ہیں ہم کہ سبکدوش ہو گئے

کل تک ترس رہے تھے جو اک بوند کے لئے
وہ لوگ آج رند بلا نوش ہو گئے

خود سر ہوئے ہیں اتنے کہ خود میں نہیں رہے
نشہ میں اقتدار کے مدہوش ہو گئے

کس مونہہ سے کر رہے ہیں شریعت کی بات جو
گستاخیٔ رسولؐ پہ خاموش ہو گئے

اخبار ختم نبوت

قادیانی اپنی علیحدہ شناخت بنالیں اور اپنے کو مسلمان کہنا چھوڑدیں تو ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ صدر جمعیت علمأ ہند کا ایک پر ہجوم پریس کانفرنس میں اعلان!

نئی دہلی (نمائندہ خصوصی)

جمعیت علمأ ہند کے مرکزی دفتر کے مفتی کفایت اللہ میٹنگ ہال نمبر ا بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی میں ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علمأ ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے اعلان فرمایا کہ اگر قادیانی اپنے غیر مسلم ہونے کا اعلان کردیں تو ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بہائی لوگوں نے اپنے کو اسلام سے علیحدہ کر کے اپنی علیحدہ شناخت بنالی ہے اس لئے ہم نے کبھی ان کے خلاف کوئی جلسہ وغیرہ نہیں کیا اور نہ ہی وہ ہمارے لئے کوئی خطرہ ہیں مگر چونکہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے ناخواندہ اور غریب مسلمانوں کو مختلف طرح کے لالچ کے ذریعہ قادیانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض بھولے بھالے اور ناخواندہ مسلمان ان کی تلبیس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ان کے غیر اسلامی اور کفریہ عقیدے کو طشت ازبام کریں اور مسلمانوں کو بتائیں کہ یہ فرقہ غیر مسلم اور کافر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد توحید و رسالت پر ہے اور چونکہ حضرت محمد مصطفی ﷺ آخری نبی تھے آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اس لئے جو بھی ختم نبوت کا انکار کرتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور اگر وہ پھر بھی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے تو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی مکارانہ حرکت سے اپنے بھائیوں کو آگاہ کریں اور انہیں کفر سے بچانے کے لئے کوشش کریں۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ مرزا قادیانی انگریزوں کا بنایا ہوا نبی تھا۔ آج بھی انگریز اور اسلام دشمن طاقتیں اس فرقہ کا بھرپور تعاون کر رہی ہیں۔ برطانیہ میں ہی اس خود ساختہ نبی کا نام نہاد خلیفہ بیٹھا ہوا ہے جو چرچ کی دولت کے بل بوتے پر پوری دنیا میں اپنے کافرانہ مشن کو چلا رہا ہے۔ دنیا بھر کی اسلام دشمن طاقتیں اس کی پشت پناہی پر لگی ہوئی ہیں یہاں تک کہ اسرائیل بھی اس کی ہر طرح کی امداد کر رہا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں مولانا مدنی نے فرمایا کہ آج کی اس کانفرنس کا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو قادیانیت کے مکروفریب سے بچایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ بدنہاد قادیانی نے کس طرح ایک نئے مذہب کو جنم دیا ہے اور تلبیس کرکے اپنے آپ کو مسلمان کہتا رہا ہے۔ حالانکہ اس کا اور اس کے ماننے والوں کا اسلام سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ جب سے ہندوستان میں قادیانیت کے خلاف تحریک شروع ہوئی

ہے سینکڑوں ہزاروں گاؤں اس کے فتنہ سے محفوظ ہو گئے ہیں اور آج صورتحال یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی قادیانی اپنا پر فریب جال بچھاتے ہیں۔ علماً ان کا تعاقب کر کے انہیں وہاں سے بھگا دیتے ہیں۔

مولانا مدنی نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ خود ہماری حکومت بھی قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے حالانکہ یہ ہی وہ گروہ ہے جس نے ہر ہر قدم پر ملک کی آزادی کی مخالفت کر کے اپنے آقا برطانیہ و انگریز کا حق نمک ادا کیا ہے۔

غدار اسلام و پاکستان کی یاد میں ٹکٹ کا اجرا؟

جامع مسجد صدیق اکبر مانسہرہ کے خطیب مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے محکمہ ڈاک پر زبردست تنقید کی کہ مرتد ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے ٹکٹ جاری کر کے مسلمانوں کے ساتھ اور ملک کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کی ہے' ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے پاکستان کے ایٹمی راز یہودیوں کو فراہم کئے پاکستان کے بارے میں ناپاک اور گندے الفاظ استعمال کئے انہوں نے تمام علماً کرام سے اپیل کی کہ اس بات پر سخت احتجاج کیا جائے' تمام مذہبی اور سیاسی جماعتیں اور ملک کے خیر خواہ ایک ہو کر اس سازش کو ناکام بنائیں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے ملک کی کونسی خدمت کی ہے کہ اس کے نام کے ٹکٹ جاری کئے گئے' انہوں نے وزیر اعظم میاں نواز شریف' صدر مملکت رفیق تارڑ سے مطالبہ کیا کہ اس بات کا سخت نوٹس لیا جائے کہ کس کے حکم سے یہ ٹکٹ جاری ہوئے ہیں؟ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی رحمت کائنات ﷺ کا وفادار نہ ہوا ان کے مقابلہ میں انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کو تسلیم کیا' ساری عمر پاکستان کے خلاف سازشیں کرتا رہا مرنے کے بعد محکمہ ڈاک نے ہیرو بنا کر قوم کے سامنے پیش کیا۔ ان تمام ٹکٹوں کو ضائع کیا جائے اور مجرموں پر ہاتھ ڈال کر قرار واقعی سزا دی جائے' ملک کے وفاداروں کے نام تو آج تک مقام نہ پا سکے مگر غداروں کے نام پر ٹکٹ جاری ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی پاکستان اور مسلمانوں کا غدار تھا۔ اس غداری کے صلہ میں محکمہ ڈاک نے ہیرو بنا دیا' انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اور صدر مملکت پہلی فرصت میں ان ٹکٹوں کو ضائع کرنے کے احکامات صادر فرمائیں ورنہ پورے ملک میں سخت احتجاج ہو گا اور اس آگ پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا آگ لگنے سے پہلے ہی اس گندگی کو صاف کیا جائے' وطن عزیز پاکستان ہمیں جان سے پیارا ہے اس ملک کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے' وطن کے غداروں کو ہیرو بنانے کی اجازت ہرگز نہیں دیں گے' پاکستان کے ہیرو عاشق رسول ﷺ چوہدری رحمت علی' محمد علی جناح' علامہ محمد اقبال' شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی' حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی' میجر محمد طفیل جیسے لوگ ہیں۔ قادیانی ملک اور اسلام کے غدار ہیں اور یہی آواز علامہ محمد اقبالؒ نے بلند کی تھی اور کہا تھا کہ "قادیانی وطن اور اسلام دونوں کے غدار ہیں۔"

○

بخدمت جناب گورنر صاحب' سندھ

جناب عالی! گزارش ہے کہ ستارز ٹیکسٹائل ملز نمبر ۱ سائٹ ایریا کوٹری میں مورخہ ۹۸-۱۱-۹ کو ظفر احمد ولد ناصر قادیانی نیز مبارک قادیانی نے ہفت روزہ ختم نبوت رسالہ کو پھاڑ کر نذر آتش کیا' جس رسالہ کو جلایا گیا اس میں قرآن مجید کی ۱۸ آیات و احادیث رسول اکرم ﷺ بسم اللہ شریف' درود شریف' کلمہ طیبہ اور سرور کائنات ﷺ کا اسم گرامی (محمدؐ) تقریباً ۱۶۰ مرتبہ لکھا ہوا تھا۔ اس سلسلے میں جناب ڈی ایس پی صاحب کوٹری سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے ایس ایچ او کوٹری کو انکوائری کا آرڈر دیا مل انتظامیہ کی طرف سے فورمین مرزا سلیم بیگ اور تین ہیلپر منور احمد' اکبر علی' کامران نے حلفیہ بیان دیا کہ ان دو افراد نے رسالہ کو جلایا ہے۔ مذکورہ مجرمان نے مل انتظامیہ کے سامنے ختم نبوت رسالہ کو نذر آتش کرنے کا اقرار بھی کیا' جس کی وجہ سے مل انتظامیہ نے ان دو افراد کو مل سے نکال دیا' انکوائری مکمل ہو جانے کے بعد چاہئے یہی تھا کہ ڈی ایس پی صاحب ایف آئی آر درج کرنے کا حکم کرتے مگر اس واقعے کو دبانے کے لئے ٹال مٹول' سستی اور لاپرواہی سے کام لیا جا رہا ہے۔ علاقے میں اس واقعے پر انتہائی اشتعال پایا جاتا ہے۔ جناب سے گزارش ہے کہ مذکورہ مجرمان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے اور گرفتار کرنے کے احکامات جاری فرمائے جائیں' عین نوازش ہو گی۔

(مولانا) محمد نذر عثمانی
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حیدرآباد ڈویژن

قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے خرم آباد لانڈھی میں ان کے نماز جمعہ کے اجتماع کو فوراً بند کیا جائے

(مولانا نذیر احمد تونسوی)

ملک میں قادیانی فرقہ وارانہ فسادات کرا کر مسلمانوں کو لڑانے کی ناکام کوشش میں مصروف ہیں

(علامہ حمادی)

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اسحاق خرم آباد لانڈھی میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس کے مرکزی مبلغین مولانا نذیر احمد تونسوی اور علامہ احمد میاں حمادی نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کی بنیاد ہے۔ کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان نہ رکھے اور اس بات کا صدق دل سے اقرار نہ کرے کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں اور آپ ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مذہب کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کا ایجنٹ تھا اس نے ساری زندگی انگریز کے مفادات کے تحفظ کے لئے کام کیا اور آج بھی اس کی ذریت اسلام دشمن طاقتوں کی آلہ کار بن کر عالم اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کی کفریہ تبلیغ پر قانوناً پابندی ہے لیکن حیرت ہے کہ وہ پسماندہ علاقوں میں مسلمانوں کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سر عام تبلیغ کر کے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خرم آباد لانڈھی میں قادیانی ایک رہائشی مکان میں نماز جمعہ کے بہانے قادیانیت کی کفریہ تبلیغ کر کے اہل علاقہ میں اشتعال پھیلا کر حالات کو خراب کرنا چاہتے ہیں اور علاقے کی انتظامیہ بے جا قادیانیوں کی حمایت کر کے حالات کو مزید خراب کرنا چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ قادیانیت کی کفریہ تبلیغ پر پابندی نہ لگانا اور مسلمانوں کی جانب سے ختم نبوت کے جلسے پر انتظامیہ کی جانب سے رکاوٹیں پیدا کرنا اور جلسے کو ناکام بنانے کی ناجائز کوشش کرنا قادیانیت نوازی کی بدترین مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکام بالا کراچی کے پسماندہ اور نو آباد علاقوں میں قادیانیت کی کفریہ تبلیغ کا نوٹس لیں اور ان کے اجتماعات پر پابندی لگا کر حالات کو خراب ہونے سے بچائیں۔

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کا ایک روزہ تبلیغی دورہ ضلع خوشاب

جوہر آباد (محمد عثمان غنی) حضرت مولانا اللہ وسایا اور حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کو خصوصی دعوت دی گئی تھی۔ نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب اشتہار شائع کر کے جگہ جگہ لگائے گئے۔ ابتدا میں حضرت مولانا فقیر اللہ اختر نے چند کلمات کہے اس کے بعد حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے۔ مولانا نے اپنے مخصوص انداز سے قادیانیوں کا خوب "آپریشن" کیا اور کہا کہ یہ ملک و قوم کے غدار ہیں۔ ان کی ہر بات جھوٹ پر مبنی ہے۔ قادیانیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ کہنا کہ ان کی قبر مبارک "کشمیر" میں ہے بالکل غلط ہے اس بارے میں ہم ان کو عرصہ سات سال سے چیلنج کر رہے ہیں اور ان کو "دعوت مباہلہ" بھی دے چکے ہیں۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی میں فرق کے لئے دلائل کے انبار لگا دیئے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی زہر کا پیالہ تو پی سکتے ہیں لیکن ہمارے چیلنج کو قبول نہیں کر سکتے۔ "ربوہ" کے نام کی تبدیلی کے بارے میں کہا کہ یہ بہت ضروری ہو گیا تھا کیونکہ قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو یہ کہہ کر دھوکہ دے سکتے ہیں کہ ہمارے شہر کا نام قرآن مجید میں آیا ہے اور یوں ہم سچے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارا مقصد قادیانیت کو اس دھرتی سے مٹانا اور ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانا ہے۔ وہ ان خیالات کا اظہار مدرسہ کاشف العلوم رجسٹرڈ جوہر آباد میں جمعۃ المبارک کے بہت بڑی تاریخ اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ اس لحاظ سے بات قابل ذکر ہے کیونکہ مدرسہ کے بالکل قریب قادیانیوں کا ضلعی سب سے بڑا مرکز ہے، جس کا کرتا دھرتا ملک عبدالغفور ورک ہے اور یہ قادیانیوں کا مربی بھی ہے۔ نماز جمعہ کے بعد مدرسہ کے حفاظ کی دستار بندی کی تقریب بھی ہوئی۔ تلاوت حافظ سلیمان اور نعت نہایت خوبصورت لہجے میں محمد ضیاء اللہ نے پڑھ کر مجمع کے دل جیت لئے۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے طلباء کی دستار بندی کی اور مہتمم مدرسہ حضرت مولانا پروفیسر عبداللطیف نے فضیلت قرآن مجید پر مفصل بیان کیا، جبکہ مبلغ ختم نبوت مولانا فقیر اللہ اختر نے مدرسہ کا تعارف پیش کیا۔ اجتماع میں ضلع کے خواص کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ خصوصاً سابق ایم پی اے ڈاکٹر محمد رفیق، ڈاکٹر محمود احمد زبیری، امیر جماعت اسلامی ضلع خوشاب (پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج جوہر آباد فضل عظیم شاکر) حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ اور جبکہ پروفیسرز، وکلا کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی آخر میں حضرت مولانا محمد ضیا

اللہ امیر جماعت اسلامی ضلع خوشاب نے اختتامی دعا کروائی اور یوں یہ تقریب ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے فوارہ چوک جوہر آباد میں دفتر عالمی مجلس' شعبان ختم نبوت کا افتتاح کیا اور بعد ازاں کارکنوں سے خطاب بھی کیا۔ مولانا اختر ان کے ہمراہ تھے۔ بعد ازاں مولانا موصوف خوشاب تشریف لے گئے۔ جہاں محلہ سردار میں شعبان ختم نبوت کے یونٹ کا افتتاح بھی کیا' مولانا قاری سعید اسعد ان کے ہمراہ تھے۔ رات مولانا نے خوشاب میں گزاری اور صبح واپس تشریف لے گئے۔

دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس

منو آباد نوابشاہ

نوابشاہ (عبدالواحد) مورخہ ۹/دسمبر ۱۹۹۸ء روز بدھ بعد نماز عشاء جامع مدینہ مسجد منو آباد نوابشاہ میں دوسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس میں مبلغین علماء ختم نبوت حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا خان محمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ ضلع نوابشاہ' حضرت مولانا احمد میاں حمادی آرگنائزر صوبہ سندھ نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کا سدباب کرے ورنہ نوابشاہ کے غیور مسلمان مجبور ہوں گے کہ وہ خود ان کا ناطقہ بند کریں اور ملک دشمن عزائم رکھنے والے قادیانیوں کو لگام دیں۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی نے اپنے خطاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور اور یاجوج' ماجوج کے خروج قرآن و حدیث ﷺ کی روشنی میں نہایت ہی تفصیل سے بیان فرمایا اور قادیانیوں کی واردات اور تکذیب کے بارے میں سامعین کو آگاہ کیا کہ یہ قادیانی ٹولہ قرآن اور حدیث مصطفیٰ ﷺ کو جھٹلاتا ہے۔ مرزا قادیانی ختم نبوت کا انکار کر کے خود کبھی مسیح موعود بنتا ہے' کبھی مہدی معود کا دعویٰ کرتا ہے اور یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا نبوت کا دعویٰ کر کے ہم مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو چیلنج کرتا ہے اور ہم مسلمان غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں۔ قادیانی ہمارے ایمان کا بھی دشمن ہے۔ ہم مسلمانوں کو طرح طرح سے دھوکہ دیتے ہیں۔ کم از کم قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کریں چودہ سو سالہ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ کبھی بھی ختم نبوت کے منکر اور دعویدار نبوت کو امت نے معاف نہیں کیا۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کے فرمان عالی شان کے مطابق مسیلمہ کذاب کو صحابہ کرامؓ نے قتل کر دیا اسی طرح قادیانی واجب القتل ہیں۔ اس حکم پر عمل اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ نواز شریف وزیر اعظم پاکستان سے ہم سب کا دیرینہ مطالبہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے فرمان پر عمل کر کے شریعت کے نفاذ کا اعلان کریں کیونکہ یہ قادیانی کبھی بھی نہیں چاہیں گے کہ پاکستان اسلامی مملکت خداداد میں شریعت نافذ ہو اور یہاں کے مسلمان امن و سکون کی زندگی بسر کریں اور اپنے محبوب آقا محمد ﷺ کے لائے ہوئے عادلانہ نظام کا بول بالا کریں کیونکہ یہ نہ پاکستان کے وفادار ہو سکتے ہیں اور نہ ملت کے اور وزیر اعظم' صدر اور گورنر کے وفادار ہو سکتے ہیں۔ قائد اعظم محمد علی جناح کے جنازے کے موقع پر اس وقت کے مرزائی وزیر خارجہ نے نماز جنازہ نہیں پڑھی کیونکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا تھا اور ہم سب کو کافر کہتا تھا۔ ابھی بھی ان کی کتابوں میں ہم مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کے وفاداروں کو مرزا قادیانی کو نہ ماننے پر رنڈی کی اولاد ولد الحرام لکھا ہے۔ حضرت مولانا حمادی نے ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس منو آباد نوابشاہ میں

پاس ہونے والی قرار دادیں

(۱) ہم اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی وساطت سے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانی مرزائی جو غیر مسلم اقلیت ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں حکومت پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ کیا۔ اس پر سختی سے عمل کرا کر تمام تر تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔ نیز لیاقت مارکیٹ میں مرزواڑہ کو بند کر کے اس پر کڑی نظر رکھی جائے۔

(۲) حکومت پاکستان نے قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام غدار وطن کا یادگاری ٹکٹ جاری کیا ہے جو تقریباً دو ارب روپے کا خرچہ ہوا ہے۔ اس یادگاری ٹکٹ کو فوری منسوخ کیا جائے۔

(۳) یہ وہی قادیانی عبدالسلام ہے جو ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو ملک کو لعنتی کہتا ہوا چلا گیا آج حکومت نے اس کا یادگاری ٹکٹ جاری کیا ہے۔ ہم اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے پلیٹ فارم سے حکومت کے اس فعل کی مذمت کرتے ہیں۔

(۴) ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کے لئے شرعی سزا یعنی قتل نافذ کرے۔

یہ قرار دادیں اجتماع میں پرجوش انداز میں منظور کی گئیں۔

آخر میں شبیر ملک کی نظم کے بعد علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کو دعوت خطاب دی تو فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر' تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے

باقی صفحہ ۱۸ پر

فتنہ قادیانیت کے خلاف

برطانیہ، جرمنی، بلجیم، جنوبی افریقہ، وسط ایشیا کی آزاد ریاستوں، بنگلہ دیش، ہندوستان اور پاکستان سمیت دنیا بھر کے تمام ممالک میں سرگرم عمل عالم اسلام کی واحد نمائندہ جماعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مدارس، مساجد، دفاتر، لائبریریوں، دارالتصنیف، تربیت یافتہ مبلغین اور عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر لٹریچر کے انتہائی منظم اور مربوط نظام کے تحت کام کر رہی ہے۔ اس عظیم مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے عالمی مجلس کو آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ اس صدقہ جاریہ میں شرکت کے لئے

اپنے عطیات، زکوٰۃ، صدقات اور فطرہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر بروز قیامت شفاعت نبوی ﷺ کے حقدار بنئے

ترسیل زر کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان۔

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔ فون: 514122-583486

کراچی کا پتہ: دفتر ختم نبوت، جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ۔

اکاؤنٹ نمبر: 9-487 نیشنل بینک، نمائش برانچ۔ فون: 7780337/340

الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ، اکاؤنٹ نمبر 927 کراچی

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	(مولانا) محمد یوسف لدھیانوی	(مولانا) عزیز الرحمٰن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس
تحفظ ختم نبوت سے تعاون
شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

نوٹ، رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون، 583486-514122 فیکس، 542277

کراچی کے احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں رقوم جمع کرا سکتے ہیں

فون: 7780337 فیکس: 7780340

نوٹ، مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کرسکتے ہیں